ٹوپی وپگڑی سے

یا

ننگے سر نماز؟

تالیف

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین

ترجمان سپریم کورٹ۔ الخبر۔ سعودی عرب

ناشرین

توحید پبلیکیشنز (جدید) بنگلور۔انڈیا

www.ahlehadees.com مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

* توجہ فرمائیں *

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب۔۔۔

* عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
* مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد اَپ لوڈ[UPLOAD] کی جاتی ہیں۔
* متعلقہ ناشرین کی تحریری اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
* دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

** تنبیہ **

** کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب کسی بھی الیکٹرانک کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
** ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

نشر و اشاعت اور کتب کے استعمال سے متعلق کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں :

ٹیم کتاب و سنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

اشاعت کے دائمی حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

نامِ کتاب : ☆ٹوپی وپگڑی سے یا ننگے سر نماز

تالیف: ☆ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین

کمپوزنگ : ☆مسعود سہیل شاہد ستار

طبع اول : ☆اپریل ۲۰۰۲ء

هندوستان میں ملنے کے پتے

☆توحید پبلیکیشنز، ایس. آر. کے. گارڈن

بنگلور۔فون. ٦٦٥٠٦١٨

☆چار مینار بک سٹور

چار مینار روڈ، شیواجینگر، بنگلور۔ا

ناشرین

توحید پبلیکیشنز (جدید) بنگلور۔انڈیا

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرستِ مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	فہرستِ مضامین	3
2	عرض مؤلف	6
3	نماز میں پگڑی یا ٹوپی سے سر کو ڈھانپنا	7
4	نماز میں پگڑی کے فضائل والی روایات کا جائزہ	8
5	پہلی حدیث	8
6	اسکی استنادی حیثیت	9
7	دوسری حدیث	10
8	اسکی استنادی حیثیت	10
9	تیسری حدیث	11
10	اسکی استنادی حیثیت	11
11	چوتھی حدیث	11
12	اسکی استنادی حیثیت	12
13	ان باطل روایات کے اثرات	13
14	ننگے سر نماز؟	15
15	ا۔ بریلوی موقف	15

مسلک اہل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ نمبر	مضمون	نمبر شمار
16	۲۔ دیوبندی موقف	16
17	ایک فتویٰ	17
17	پہلی بات	18
18	دوسری بات	19
18	تیسری بات	20
18	چوتھی بات	21
19	۴۔ اہلحدیث موقوف	22
19	مجلّہ اہلحدیث سودرہ	23
19	مولانا سیّد محمد داؤد غزنویؒ	24
21	مولانا محمد اسماعیل سلفیؒ	25
23	خلاصۂ کلام	26
24	فقہ السنہ سید سابق	27
24	مؤاخذات واعتراضات	28
27	ننگے سر نماز کے دلائل کی استنادی حیثیت	29
27	پہلی دلیل	30
27	اوّلاً	31
27	ثانیاً	32

مسلک اہل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
33	دوسری دلیل	28
34	اوّلاً	28
35	ثانیاً	28
36	ثلاثاً	29
37	تیسری دلیل	29
38	تمام المنّۃ شیخ البانیؒ	30
39	ایک عجوبہ	31
40	افشاءِ سلام کا حکم و فضیلت اور موانع	32
41	جہاں مسلم و کافر دونوں ہوں؟	35
42	ٹوپی یا عمامہ کوئی ایک	36
43	تراجم و تصانیف محمد منیر قمر	44

مسلک اھلِ حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش رس

﴿اِنَّ الۡحَمۡدَ لِلّٰہِ نَحۡمَدُہٗ وَ نَسۡتَعِیۡنُہٗ وَ نَسۡتَغۡفِرُہٗ وَ نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ شُرُوۡرِ اَنۡفُسِنَا وَ سَیِّئَاتِ اَعۡمَالِنَا ، مَنۡ یَّھۡدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَ مَنۡ یُّضۡلِلۡ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡکَ لَہٗ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَ رَسُوۡلُہٗ﴾ اَمَّا بَعۡدُ:

قارئینِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

نماز کی ادائیگی کے دوران سر پر عمامہ و پگڑی یا ٹوپی ہونا ضروری ہے؟ یا ننگے سر نماز پڑھی جاسکتی ہے؟ اس سلسلہ میں بعض لوگوں میں افراط وتفریط پائی جاتی ہے، کچھ لوگ سر ڈھانپنے کو فرض وواجب کی شکل میں پیش کرتے ہیں اور کچھ دوسرا کپڑا یا ٹوپی ہوتے ہوئے اتار کر رکھ دیتے اور ننگے سر نماز پڑھتے ہیں۔ اس رسالہ میں ان دونوں انتہاؤں کا دلائل کی روشنی میں جائزہ لیا گیا ہے۔

یہ دراصل ہماری چند ریڈیائی تقاریر ہیں جو ریڈیو متحدہ عرب امارات ام القیوین سے نشر ہوئیں تھیں، ہمارے فاضل دوست حافظ ارشاد الحق (الذید۔شارجہ) نے تحریر کے قالب میں ڈھال دیا ہے جس پر ہم انکے شکر گزار ہیں، فَجَزَاہُ اللّٰہُ خَیۡرًا۔

یہ موضوع پہلے ہماری کتاب فقہ الصلوٰۃ (نمازِ نبوی مدلّل) کی جلد دوم میں شائع ہو چکا ہے اور یہ اسکی دوسری مستقل اشاعت ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مؤلف، مرتب اور تمام معاونین کی محنت کو قبول فرمائے، اس رسالے کو شرفِ قبول سے نوازے اور قارئین کیلئے استفادہ کا باعث بنائے۔ آمین

۵/ صفر ۱۴۲۱ھ

مؤلف:۔ ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین، ترجمان سپریم کورٹ، الخبر

۹/ مئی ۲۰۰۰ء

وداعیہ متعاون۔ مراکز دعوت وارشاد الدمام، الخبر الظہران (ایئر بیس)

سعودی عرب

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نماز میں پگڑی یا ٹوپی سے سر کو ڈھانپنا

نماز کے لئے لباس کے ضمن میں کسی صحیح وصریح اور خاص حدیثِ رسول ﷺ سے، آئمہ اربعہ رحمہم اللہ میں سے کسی امام سے اور فقہاء ومحدّثین رحمہم اللہ میں سے کسی فقیہہ یا محدّث سے یہ ثابت نہیں کہ مردوں کو نماز میں سر کا ڈھانپنا بھی شرط یا واجب یا ضروری قرار دیا گیا ہو۔

مگر ہمارے یہاں اس سلسلہ میں بڑے تشدّد سے کام لیا جاتا ہے۔ اگر کوئی ننگے سر نماز پڑھ لے تو اسے بڑی خشمگین آنکھوں سے تاڑا جاتا ہے۔ جیسے کہ اس سے کوئی بہت ہی گھناؤنا جرم سرزد ہو گیا ہو، اور اس شخص کو بڑا بُرا سمجھا جاتا ہے۔ جیسے کہ اس نے کسی گناہِ کبیرہ کا علانیہ ارتکاب کر لیا ہو۔ اور کئی ''مہربان'' ازراہِ شفقت کوئی نہ کوئی بوسیدہ سی کھجور کے پتّوں کی بنی ہوئی یا پھر کوئی سوتی مگر تیل اور میل سے اٹی ہوئی ٹوپی اُٹھا کر اس کے سر پر رکھ دیتے ہیں۔ اور بعض حضرات شدّتِ احساس میں اس حد تک مبتلا ہو جاتے ہیں کہ پاس کوئی رومال یا ٹوپی نہ ہو اور مسجد سے بھی کسی چیز کے میسّر نہ آنے پر قمیص کے بٹن کھول لیتے ہیں، اور کالر اُٹھا کر اسے گلے کی بجائے سر پر رکھ لیتے ہیں تا کہ سر ننگا نہ رہے حالانکہ یہ تمام اندازِ ''سر پوشی'' شرعی اعتبار سے درست نہیں۔ کیونکہ سر کو ڈھانپنے کے ضروری ہونے کی کوئی خاص دلیل صحیح نہیں ہے۔ البتہ اگر مطلق زینت اختیار کرنے سے پگڑی یا ٹوپی کی فضیلت اخذ کی جائے تو وہ ایک دوسری بات ہے اور وہ بھی محض

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلت کی حد تک ہے نہ کہ شرط یا وجوب کے لئے۔ ان مطلق دلائل کا تذکرہ بعد میں کرینگے انشآءاللہ۔

نماز میں پگڑی کے فضائل والی روایات کا جائزہ:

یہاں پہلے ان احادیث کا جائزہ پیش کرنا ضروری ہے جن میں پگڑی یا ٹوپی کی بہت ہی زیادہ فضیلت بتائی گئی ہے جو کہ سب من گھڑت اور ضعیف ہیں۔

پہلی حدیث: نماز میں پگڑی یا ٹوپی سے سر کو ڈھانپنے کی فضیلت پر دلالت کرنے والی جن بعض احادیث کو پیش کیا جاتا ہے، ان میں سب سے پہلی حدیث ابن النجار نے (محمد بن مہدی المروزی تک) اپنی سند سے روایت کی ہے۔ جس میں مہدی بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بیٹے حضرت سالم کے یہاں پہنچا تو دیکھا کہ وہ عمامہ (پگڑی) باندھ رہے ہیں۔ اُنہوں نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے ابو ایوّب:

﴿اَلا اُحَدِّثُکَ بِحَدِیْثٍ تُحِبُّہٗ وَتَحْمِلُہٗ وَتُرْوِیْہِ؟﴾

''میں تمہیں ایک حدیث نہ سناؤں جسے تم پسند کرو اور یاد رکھو اور آگے بیان کرو''

میں نے عرض کیا ضرور سنائیں، تو انہوں نے فرمایا:

﴿دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُمَرَ وَھُوَ یَعْتَمُّ﴾

''میں اپنے والدِ گرامی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس گیا جب کہ وہ عمامہ باندھ رہے تھے۔''

اُنھوں نے مجھے فرمایا:

﴿یَا بُنَیَّ اَحِبَّ الْعِمَامَۃَ یَا بُنَیَّ اِعْتَمَّ تُجَلُّ وَ تُکَرَّمُ وَ تُوَقَّرُوَ لَا یَرَاکَ الشَّیْطَانُ اِلّاوَلّٰی ھَارِباً. اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: صَلوٰۃٌ بِعِمَامَۃٍ تَعْدِلُ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ صَلوٰۃً بِغَیْرِ عِمَامَۃٍ وَ جُمُعَۃٌ بِعِمَامَۃٍ ، تَعْدِلُ سَبْعِیْنَ جُمُعَۃً بِغَیْرِعِمَامَۃٍ، اِنَّ الْمَلآئِکَۃَ یَشْھَدُوْنَ الْجُمُعَۃَ

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُعْتَمِّیْنَ. وَلاَ یَزَالُوْنَ یُصَلُّوْنَ عَلٰی اَصْحَابِ الْعَمَائِمِ حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ﴾(۱)

''اے میرے بیٹے! عمامہ (پگڑی) کو محبوب رکھو۔ اے بیٹے! عمامہ باندھ تمہاری جلالت وقدر، عزّت و شرف اور تعظیم وتوقیر ہوگی اور شیطان تمہیں دیکھتے ہی بھاگ جائے گا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے عمامہ (پگڑی) باندھ کر پڑھی گئی ایک نماز بغیر عمامے کے پڑھی گئی پچیّس (۲۵) نمازوں کے برابر ہوتی ہے اور عمامہ باندھ کر پڑھی گئی، ایک نمازِ جمعہ بغیر عمامہ پڑھی گئی جمعہ کی ستّر نمازوں کے برابر ہے۔ بے شک فرشتے عمامہ باندھ کر جمعہ میں حاضر ہوتے ہیں، اور غروبِ آفتاب تک دستار و عمامہ والوں کے لئے رحمت کی دُعائیں کرتے رہتے ہیں''۔

امام سیوطی رحمہٗ اللہ نے اس روایت کو تاریخ ابنِ عساکر اور الفردوس دیلمی کی طرف منسوب کیا ہے۔

اس کی استنادی حیثّیت: اس حدیث کی استنادی حیثّیت معلوم کی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ محدِّثین کرام نے اس کو من گھڑت قرار دیا ہے:

امام سیوطیؒ نے اسے ''**ذیل الاحادیث الموضوعة**'' کے صفحہ ۱۱۰ پر نقل کیا ہے۔ اور اس کے موضوع یا من گھڑت ہونے کے حکم کو برقرار رکھا ہے۔ اسی طرح (تنزیہ الشریعہ میں) ابنِ عراق نے بھی ان کی متابعت کی ہے۔ اور اسے من گھڑت روایات میں شمار کرنے کے باوجود امام سیوطیؒ سے ذھول ہوا۔ تو ابنِ عساکر کے حوالہ سے اسے الجامع الصغیر میں بھی نقل کر دیا۔ اور فتح القدیر شرح الجامع الصغیر میں علاّمہ مناویؒ نے امام سیوطیؒ کا تعاقب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حافظ ابنِ حجرؒ نے اس حدیث کو موضوع یعنی من گھڑت کہا ہے۔ اور پھر المقاصد صفحہ ۱۲۴ پر علاّمہ سخاویؒ نے بھی حافظ ابنِ حجرؒ کا یہ فیصلہ نقل کیا ہے، اور اسے پسند کیا ہے۔ اور خود امام سیوطی نے ذیل الاحادیث الموضوعہ نامی اپنی کتاب میں ابنِ حجرؒ سے اس حدیث کی یہ حیثّیت نقل کی ہے۔

اور ماضی قریب کے معروف حنفی محدّث ملاّ علی قاری نے من گھڑت احادیث پر مشتمل اپنی کتاب ''الموضوعات'' (صفحہ ۵۱) میں فقہاءِ مالکیہ میں سے ابوالحسن علی بن محمد المصری الشاذلی سے ان کا اس حدیث کے بارے میں قول نقل کیا ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿هَذَا حَدِيثٌ بَاطِلٌ﴾

''یہ باطل روایت ہے۔''

اور لسان المیزان(۳/۲۴۴) میں حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ نے کہا ہے:

﴿هَذَا حَدِيثٌ مَوْضُوعٌ﴾

یہ روایت جعلی و من گھڑت ہے۔

اور آگے حافظ ابن حجرؒ نے اس روایت کی سند کے راویوں عباس بن کثیر، ابوبشیر بن سیّار، محمد بن مہدی مروزی اور مہدی بن میمون کے غیر معروف و مجہول ہونے کا تذکرہ کیا ہے اور وضاحت کی ہے کہ حضرت سالم سے روایت کرنے والے راوی مہدی بن میمون وہ بصری مہدی نہیں، جن کی مرویات صحیحین میں ہیں، یہ کوئی دوسرے ہیں۔

اس حدیث کو محدّثِ عصر علاّمہ محمد ناصر الدین الالبانی نے اپنی کتاب سلسلة الاحادیث الضعیفه والموضوعة میں نقل کر کے اس پر بالتفصیل کلام کیا ہے جو اس کتاب کی جلد اوّل صفحہ ۱۵۸ تا ۱۶۰ پر دیکھا جا سکتا ہے۔(۲)

دوسری حدیث: اسی موضوع کی ایک دوسری حدیث بھی ہے، جس سے عمامہ و دستار یا پگڑی و ٹوپی پہن کر پڑھی جانے والی نماز کی فضیلت بیان کی جاتی ہے۔ وہ حدیث جسے حِلیہ ءاولیاء میں ابونعیم نے اور انہی کے طریق سے دیلمی نے الفردوس میں روایت کیا ہے۔ اس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے:

﴿رَكْعَتَانِ بِعِمَامَةٍ خَيْرٌ مِّنْ سَبْعِينَ رَكْعَةً بِلاَعِمَامَه﴾ (۳)

''عمامہ باندھ کر پڑھی گئی دو رکعتیں، بلا عمامہ پڑھی گئی ستّر رکعتوں سے بہتر ہیں۔''

استنادی حیثیّت: اس روایت کو بھی محدّثینِ کرام نے من گھڑت کہا ہے، کیونکہ اس کی سند کے ایک راوی طارق بن عبدالرحمٰن ہیں جسے شرح الجامع الصغیر میں علاّمہ مناوی نے ضعیف ثابت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ذہبیؒ نے اپنی کتاب الضعفاء میں وارد کیا ہے۔اور کہا ہے:

﴿لَا يَكَادُ يُعْرَفُ﴾

''کہ یہ غیر معروف ہے۔''

اور اس کے بارے میں امام نسائیؒ کا قول نقل کیا ہے۔جس میں وہ فرماتے ہیں:

﴿لَيْسَ بِقَوِيٍّ﴾

''کہ یہ قوی نہیں ہے۔''

اور امام سخاویؒ نے اس روایت کے بارے میں '' المقاصد الحسنة'' میں کہا ہے:

﴿هَذَا الْحَدِيْثُ لَا يَثْبُتُ﴾

''یہ حدیث ثابت نہیں ہوتی۔یعنی صحیح نہیں ہے۔''(۴)

تیسری حدیث: سلسلته الاحاديث الضعيفة و الموضوعه میں اس کے مؤلفؒ نے لکھا ہے کہ میں نے حافظ ابن رجب حنبلیؒ کے خط سے لکھا ہوا ان کی شرح ترمذی کے نامکمل مسودہ (۲/۸۳) کے ایک حصّہ کو دیکھا ہے،جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ ابوعبداللہ امام احمد بن حنبلؒ سے ایک نصیبی شیخ محمد بن نعیم کے بارے میں پوچھا گیا اور بتایا گیا کہ اس شیخ نے عن سہل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ النبی ﷺ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے:

﴿صَلوٰةٌ بِعِمَامَةٍ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِيْنَ صَلوٰةً بِغَيْرِ عِمَامَةٍ﴾

''عمامہ والی ایک نماز بغیر عمامہ سے پڑھی گئی ستّر نمازوں سے افضل ہے۔''

استنادی حیثّیت: یہ سُن کر امام احمدؒ نے اس کے بارے میں فرمایا:

﴿هَذَا كَذَّابٌ، هَذَا بَاطِلٌ﴾ (۵)

یہ (نصیبی شیخ محمد بن نعیم) کذّاب یعنی انتہائی جھوٹا اور اس کی بیان کردہ یہ روایت باطل ہے۔

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی حدیث: دستار و عمامہ یا پگڑی و ٹوپی کی فضیلت کے بارے میں ایک اور روایت بھی ہے، جس میں ایک دوسرا انداز وارد ہوا ہے اور عمامہ پہن کر نماز پڑھنے کو دس ہزار نیکیاں کرنے کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ الفردوس دیلمی کے حوالہ سے ذیل الاحادیث الموضوعہ (صفحہ ۱۱۱) میں امام سیوطیؒ نے یہ روایت وارد کی ہے۔ جو کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ اس روایت میں ہے:

﴿اَلصَّلوٰةُ فِی الْعِمَامَةِ تَعْدِلُ بِعَشَرَةِ آلَافِ حَسَنَةٍ﴾

''عمامہ باندھ کر نماز پڑھنا دس ہزار نیکیاں کرنے کے برابر ہے۔''

استنادی حیثیت: امام سیوطیؒ نے اس روایت کو ذیل الاحادیث الموضوعہ یعنی من گھڑت احادیث کے ضمیمہ میں نقل کیا ہے اور اس کی سند کے ایک راوی ابان کو ''متّہم'' لکھا ہے۔ اور ابن عراق نے ''تنزیہ الشریعہ'' نامی کتاب (۲/ ۲۵۷) میں ان کی متابعت کرتے ہوئے اس راوی کو متّہم ہی قرار دیا ہے۔

اور حافظ ابن حجرؒ کی پیروی کرتے ہوئے ان کے شاگرد حافظ سخاویؒ نے اپنی کتاب ''**المقاصد الحسنة**'' صفحہ ۱۲۴ میں اس روایت کے بارے میں کہا ہے:

﴿اِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ﴾

''یہ روایت من گھڑت ہے۔''

اور ملّا علی قاری نے ''**موضوعات**'' صفحہ ۵۱ میں مالکی فقیہہ شیخ ضوفی سے اس کے بارے میں لکھا ہے:

﴿اِنَّهٗ حَدِيْثٌ بَاطِلٌ﴾

''کہ یہ روایت باطل ہے۔'' (۷)

اور عمامہ کی فضیلت کے بارے میں ممکن ہے کچھ اور احادیث بھی ہوں۔ لہٰذا اس سلسلہ میں ایک قاعدہ کلیہ ذہن میں رکھیں جو کہ علاّمہ ابن قیّمؒ کی ایک مختصر مگر نفیس ترین کتاب ''**المنار المنیف فی الصحیح و الضعیف**'' کے آخر میں ''**کلیات فی احادیث غیر صحیحة**'' کے عنوان کے تحت درج

مسلک اہل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا گیا ہے اور ضعیف احادیث کو پہچاننے کے قواعد و ذرائع کے بیان پر مبنی اس کتاب میں علاّمہ موصوف نے انتہائی تجرّ علمی کا مظاہرہ فرمایا ہے۔ جو کہ قابلِ مطالعہ اور چھوٹے سائز کے صرف پونے دو سو صفحات کی کتاب ہے۔ کتاب کے محقق استاذ محمود مہدی استنبولی نے علاّمہ ابنِ قیمؒ کے ذکر کردہ ضعیف و موضوع احادیث کی پہچان کے قواعد میں سے ہی ایک یہ بھی لکھا ہے:

﴿لا يَصِحُّ فِي الْعِمَامَةِ حَدِيْثٌ وَلَكِنَّ الرَّسُوْلُ ﷺ كَانَ يَلْبَسُهَا﴾ (۸)

''عمامہ کی فضیلت کے بارے میں واردشدہ احادیث میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے۔ البتہ نبی اکرم ﷺ عمامہ باندھا کرتے تھے۔''

اور ان روایات کے موضوع و باطل ہونے میں اس لئے تردّد نہیں رہنا چاہئے کہ ان میں عمامہ والی نماز کا ثواب اتنا ہی بتایا گیا ہے جتنا اکیلے نماز پڑھنے والے کی نسبت باجماعت نماز پڑھنے والے کا ثواب ہے۔ جب کہ عمامہ باندھنا اور جماعت میں شامل ہونے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ کیونکہ عمامہ باندھنا زیادہ سے زیادہ مستحب ہے۔ بلکہ راجح تر بات یہ ہے کہ یہ سُنَنِ عادت میں سے ہے۔ سُنَنِ عبادت میں سے نہیں (اور نبی اکرم ﷺ کی اتباع کی نیّت سے عادۃً پہننے پر ثواب بھی ہے مگر نماز باجماعت سے اس کا کیا مقابلہ ہے؟) وہ تو کم از کم سنّتِ مؤکّدہ کا درجہ رکھتی ہے۔ بلکہ بعض اہلِ علم نے تو جماعت کو نماز کا رکن و شرط بنادیا ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی، اگرچہ صحیح و راجح تر مسلک یہ ہے کہ جماعت فرض وواجب ہے جسے ترک کرنے سے نماز تو ہوجائے گی۔ لیکن وہ ترکِ جماعت پر سخت گناہگار بھی ہوگا (جس کی تفصیل ہم اپنی ایک دوسری کتاب میں ذکر کر چکے ہیں)۔

ایسے میں یہ کیسے ممکن ہے کہ شارع حکیم و علیم محض عمامہ باندھ کر پڑھی گئی نماز کے اجر و ثواب کو جماعت کے ساتھ پڑھی گئی نماز کے برابر بلکہ اس سے بھی زیادہ کردے (جیسا کہ ان روایات میں وارد ہوا ہے)۔ اور غالباً حافظ ابنِ حجرؒ نے اِسی نقطہ کے پیشِ نظر اس روایت کو من گھڑت قرار دیا ہے۔ (۹)

ان باطل روایات کے اثرات: ان ضعیف و باطل اور ناقابلِ حجّت و اعتبار روایات کا ہی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ ہے کہ آج ہمارے بعض بھائیوں نے خصوصاً پاک و ہند میں ٹوپی یا عمامہ کو وہ مقام دے دیا ہے کہ قمیص کا کالر تک اٹھا کر سر پر رکھ لیتے ہیں۔ کوئی ننگے سر نماز پڑھ رہا ہو تو اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورا جاتا ہے۔ یا پھر کوئی نہ کوئی ازراہِ کرم کوئی بوسیدہ ٹوپی اس کے سر پر رکھ دیتا ہیں۔ جسے قطعاً زینت کا باعث قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بلکہ ہماری مساجد میں دستیاب ہونے والی ٹوپیاں زینت تو کجا اُلٹا بدصورتی و بدذوقی اور سوءِ منظر کا سبب بنتی ہیں۔

اوّل تو ان روایات کی حیثیت معلوم ہونے سے پتہ چل گیا کہ ٹوپی یا عمامہ اور پگڑی و دستار کی کوئی فضیلت ثابت نہیں اور اگر نبی اکرم ﷺ کے دستار و عمامہ باندھنے کے عمل سے اس کی فضیلت مان بھی لی جائے تو پھر ضروری ہے کہ دستار و عمامہ یا ٹوپی و پگڑی نماز کے لئے استعمال کی جائے جسے دَورِ حاضر میں واقعی زینت و عزّت اور رعب و وقار کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اور صرف نماز کے لئے ہی نہیں، عام حالات میں اِدھر اُدھر نکلنے یا کسی کے ہاں مہمان جانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہو۔

محض سر کو ڈھکنا اور وہ بھی ایسی ٹوپیوں سے، جنہیں اگر آپ سے کہا جائے کہ سر پر پہن کر بازار کا چکر لگا لو یا کسی عزیز رشتہ دار کے یہاں سے ہو آؤ تو اسے پہن کر جانے میں آپ شرم محسوس کریں۔ تو پھر کیا اللہ کی ذات اور اس کے گھر ہی (نعوذ باللہ) ایسے غیر اہم مقامات ہیں جس کے یہاں آپ ایسی مانگے کی ٹوپیاں اور وہ بھی ٹوٹی پھوٹی اور میلی کچیلی، پہن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

اِدھر نماز سے فارغ ہوئے اور ٹوپی اتاری اور صفوں کی آخری دیوار کے پاس پھینک دی یا پھر اسے تہہ کر کے جیب میں محبوس کر دیا۔

یاد رکھیں کہ دستار و عمامہ مسلمان کی شان اور اس کا امتیاز ہے۔ جو نماز کی نسبت نماز سے باہر عام حالات میں زیادہ ضروری ہے۔ تاکہ مسلمان کی پہچان ہو سکے۔ اور وہ دستار و عمامہ جو امتیاز کے طور پر عام حالات میں پہنا جائے وہی نماز میں بھی پہنا جانا چاہیئے۔

اور ان ٹوپیوں کو رواج دینے کے نتیجہ میں ہی اللہ کے گھروں کو اس طرح بھی ''غیر اہم'' بنایا جاتا

مسلک اھلِ حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔کہ انہیں اپنی ''سخاوت'' کا مرکز بناتے ہوئے ٹوپیاں خرید کر اس میں رکھی جاتی ہیں۔جو تھوڑے ہی عرصے میں تیل اور مَیل سے اٹ جاتی ہیں۔اور جا بجا سے پھَٹ جاتی ہیں۔مگر مسجد سے ہٹائے جانے کا تصوّر بھی نہیں کیا جاتا۔اسی طرح مسجد کو بلا وجہ ایک خیراتی ادارے کا سا رنگ دے دیا جاتا ہے۔جو کہ بہر حال اللہ کے گھروں کے شایانِ شان ہرگز نہیں ہے۔بلکہ یہ ان کے مقام اور تقدس کو مجروح کرنے کا ذریعہ ہے۔

ننگے سر نماز کا جواز

فضیلت والی روایات کی استنادی حیثیت اور ان کے نتائج واثرات کے بعد اب آیئے ننگے سر نماز کا حکم بھی معلوم کریں کہ آیا اس طرح نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟

اس سلسلہ میں برّصغیر میں مسلمانوں کے دو بڑے مکتبِ فکر ہیں،ایک اہلسنّت اور دوسرے اہلحدیث، جب کہ اہلسنّت میں دو بڑی شاخیں ہیں اور وہ دونوں ہی احناف کہلواتی ہیں۔ان میں ایک ہیں دیوبندی احناف اور دوسرے ہیں بریلوی احناف۔اس طرح ہمارے سامنے تین بڑے مکتبِ فکر آتے ہیں۔ لہٰذا آیئے ان تینوں کے نزدیک ننگے سر نماز کی شرعی حیثیّت دیکھیں۔چنانچہ ان تینوں میں سے غالب اکثریّت بریلوی حضرات کی ہے۔لہٰذا پہلے بریلوی مؤقف دیکھیں۔

ا۔بریلوی مؤقف: بریلوی موقف کو معلوم کرنے کے لئے جب اس مکتبِ فکر کے بانی مولانا احمد رضا خان کی تصریحات کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ وہ اپنی کتاب ''احکامِ شریعت'' حصّہ اوّل مسئلہ ۵۴ کے ضمن میں لکھتے ہیں:

''اگر بنیّت عاجزی ننگے سر (نماز) پڑھتے ہیں تو کوئی حرج نہیں'' (۱۰)

اسی کتاب ''احکامِ شریعت، حصّہ دوم مسئلہ ۳۹ کے جزء ب میں لکھتے ہیں:

''اگر نماز کے دوران ٹوپی سر سے گر جائے تو اٹھا لینی چاہیئے۔یہی افضل ہے جب کہ بار بار نہ گرے۔اور اگر

مسلک اھلِ حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذلّل وانکساری کی نیّت سے سر برہنہ رہنا چاہے تو (گری ہوئی ٹوپی) نہ اُٹھانی چاہئیے"۔

بریلوی مکتبِ فکر کی دوسری کتاب "عرفانِ شریعت" حصّہ اوّل مسئلہ ۷ کے تحت لکھا ہے:

"اگر مقتدی عمامہ باندھے ہوں اور امام کے سر پر عمامہ نہ ہو تو نماز بلا تکلّف درست ہوگی"۔

لیجئے! بریلوی موقف خود اس مکتبِ فکر کے بانی وسرخیل کے اپنے اقوال وفتاویٰ کی روشنی میں واضح ہوگیا کہ ان کے علماء کے نزدیک ننگے سر نماز ہوجاتی ہے۔ اور یہ الگ بات ہے کہ سب سے زیادہ اسی مکتبِ فکر کے لوگ ننگے سر نماز پڑھنے والوں پر گرجتے اور برستے ہیں۔

۲۔ دیوبندی مؤقف: احناف میں بریلوی مکتب فکر کے بعد دوسرا مکتب دیوبندی ہے۔ جب کہ ان کی متداول کتب میں بھی ننگے سر نماز کو جائز لکھا گیا ہے۔ مثلاً امام طحاویؒ کی کتاب معانی الآثار (۱/۲۳۴) میں مذکور ہے:

"مردوں کے لئے صرف ایک ہی کپڑے میں نماز جائز ہے"۔

اور لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ، ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کا بھی یہی قول ہے اور ظاہر ہے کہ جب ایک کپڑے میں نماز کو جائز قرار دیا گیا ہے تو یقیناً اس میں سر کو ڈھانپنا شامل نہیں ہوسکتا۔ جو ننگے سر نماز کے جواز کی دلیل ہوسکتی ہے۔

فقہ السنہ میں سیّد سابق نے لکھا ہے:

"حنفیہ کے نزدیک ننگے سر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر یہ ننگے سر نماز پڑھنا خشوع کے لئے ہو تو یہ ان کے نزدیک مستحب ہے" (۱۱)

اور مغل بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کے زمانہ میں پانچ سو علماءِ احناف کی مرتب کی ہوئی کتاب فتاویٰ عالمگیری میں فقہ حنفی کی کتاب "الذخیرہ" سے نقل کرتے ہوئے لکھا گیا ہے:

﴿یُکْرَہُ الصَّلٰوۃُ حَاسِرًا رَأْسَہٗ اِذَا کَانَ یَجِدُ الْعِمَامَۃَ وَقَدْ فَعَلَ ذَالِکَ تَکَاسُلاً وَتَھَاوُناً وَلَا بَأْسَ بِہٖ اِذَا فَعَلَہٗ تَذَلُّلاً وَ خَشُوْعًا بِلْ ھُوَ حَسِنٌ، کَذَافِی لذَّخِیْرَۃِ﴾

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے جب کہ اس کے پاس عمامہ بھی موجود ہو اور اس نے سُستی کرتے ہوئے اور عمامہ کو اہمیّت نہ دیتے ہوئے ننگے سر نماز پڑھی ہو۔ اور اگر وہ خشوع و خضوع کے لئے ننگے سر نماز پڑھے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ یہ زیادہ بہتر ہے۔“

اور کتاب الذخیرہ میں ایسے ہی لکھا ہے۔

ایسے ہی فقہ حنفی کی معروف کتاب شرح وقایہ میں مکروہاتِ نماز کے ضمن میں لکھا ہے:

﴿وَصَلوتُہٗ حَاسِرًا رَأسَہٗ لِلتَّکَاسُلِ اَوْلِلتَّھَاوُنِ بِھَا لاَ لِلتَّذَلُّلِ﴾

”سُستی کی وجہ سے یا عمامہ سے لاپرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا تو مکروہ ہے۔ لیکن تذلّل و انکساری کے لئے ایسا کیا جائے تو پھر مکروہ نہیں ہے۔“

اس شرح وقایہ کے حاشیہ عمدۃ الرعایہ میں مولانا عبدالحّی حنفیؒ للتذلّل کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

﴿لاَ لِلتَّذَلُّلِ اَیْ لِقَصْدِ التَّذَلُّلِ وَ اِظْھَارِ الْخُشُوْعِ. لاَ لِلتَّذَلُّلِ فَاِنَّ الْخُشُوْعَ فِی الصَّلٰوۃِ اَمْرٌ مُسْتَحْسَنٌ وَھُوَ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَفْعَالِ الْقَلْبِ لٰکِنْ لاَ بَاْسَ بِاِظْھَارِ آثَارِہٖ فِی الظَّاھِرِ﴾

”یعنی اگر ننگے سر نماز پڑھنا تذلّل و انکساری کے لئے ہو تو مکروہ نہیں، ان الفاظ میں ”تذلّل کے لئے نہیں“ سے مراد یہ ہے کہ جب تذلّل اور خشوع کا اظہار کرنا مقصود ہو (تب مکروہ نہیں) کیونکہ نماز میں خشوع ایک اچھا فعل ہے۔ یہ خصوع اگرچہ دراصل تو دل کے افعال سے ہے۔ لیکن اس کے آثار و علامات کو ظاہر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔“

ایسے ہی دیوبند مکتبِ فکر کے علماء کی کتب میں سے احسن الفتاویٰ اور شرح التنویر میں بھی ننگے سر نماز کو جائز و درست قرار دیا گیا ہے۔ جنہیں ہمارے بھائی یا تو پڑھتے نہیں اور اگر پڑھتے ہیں تو بھول جاتے ہیں۔ یا پھر تجاہلِ عالرفہ سے کام لیتے ہیں۔ وجہ چاہے کچھ بھی ہو ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ البتہ اپنی ذمّہ داری سے سبکدوش ہونے کے لئے ان کتابوں کا متعلقہ اقتباس اور ایک دیوبندی عالم مولانا لدھیانوی کا فتویٰ بھی آپ کے گوش گذار کئے دیتے ہیں۔

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک فتویٰ: دیوبندی مکتبِ فکر کے ہی ایک عالم مولانا لدھیانوی کا ایک فتویٰ روزنامہ ''جنگ لاہور'' بابت ۱۳۰ اکتوبر ۱۹۸۶ء میں شائع ہوا تھا۔ جس میں انہوں نے مساجد میں پائی جانے والی چٹائی وغیرہ کی ٹوپیوں کی قباحتوں کے تذکرہ کے ساتھ ساتھ ننگے سر نماز کے جواز کا فتویٰ جاری کیا تھا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کے بقول:

پہلی بات: یہ کہ چٹائی کی ٹوپیاں پہننے والوں کی نماز نہیں ہوتی۔ اور ایسی ٹوپیاں مسجد میں رکھنا جائز نہیں ہے۔ اور آگے اس کی وجوہات بیان کی ہیں جن میں سے مختصراً ایک وجہ یہ ہے کہ ان ٹوپیوں سے مسجد کا احترام مجروح ہوتا ہے۔

دوسری بات: دوسری وجہ یہ کہ ٹوپیوں پر مَیل کی تہہ اور پسینے کی بدبو خلافِ زینت اور ناگوار ہوتی ہے۔

تیسری بات: ٹوپیوں کو مسجد میں رکھنے کے عدمِ جواز کی ایک اور دلیل موصوف نے یہ بھی ذکر کی ہے کہ ان ٹوپیوں کے مسجد میں رکھنے کی وجہ سے لوگ مسجد کو عبادت گاہ کی بجائے خیراتی اور رفاہی ادارہ سمجھنے لگتے ہیں۔ جو مسجد کے مقاصد کے خلاف ہے اور اس سے مسجد کی توہین ہوتی ہے۔

چوتھی بات: مفتی صاحب موصوف نے فتویٰ میں احسن الفتاویٰ کے حوالہ سے شرح التنویر کی وہ عبارت بھی نقل کی ہے جو کہ مکروہاتِ الصلوٰۃ کے ضمن میں ہے۔ جس میں کہا گیا ہے:

﴿وَصَلوتُه‘ حَاسراً اَیْ کَاشِفاً رَاْسَهٗ لِلتَّکَا سُلِ ، وَلاَ بَاْسَ بِهٖ لِلتَّذَلُّلِ﴾

''سُستی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور انکساری کی نیّت سے ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔''

اس اقتباس کو نقل کر کے اس کے آخری الفاظ وَلاَ بَاْسَ بِهٖ لِلتَّذَلُّلِ سے نتیجہ اخذ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ بلا تکاسل (وسُستی) برہنہ (یعنی ننگے) سر نماز پڑھنے میں بھی کوئی کراہت نہیں ہے۔

یہ ایک دیوبندی عالم اور معروف مفتی کا فتویٰ ہے جس میں انہوں نے عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ ننگے سر نماز کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواز اور مساجد میں ان ٹوپیوں کے رکھنے کے عدمِ جواز کی صراحت کی ہے۔(۱۲)

اس فتویٰ پر ایک دوسرے دیو بندی عالم مولانا سرفراز خان صفدر گکھڑوی کا تعاقب بھی روزنامہ ''جنگ۔لاہور'' ۲ نومبر ۱۹۸۶ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے اپنے تمام پیش رو آئمہ وعلماء کے فتاویٰ وتصریحات کے برعکس عوام الناس کے مروجہ رویّے کے پیشِ نظر اور شائد ان کی تائید حاصل کرنے کے لئے ٹوپی کو لازم قرار دے دیا۔ مگر کوئی واضح دلیل نہیں دے پائے۔ اور کسی بھی بلا دلیل دعویٰ کے باطل ہونے کا اصول معروف ہے(۱۳)

۳۔اہلحدیث مؤقف: تیسرا مکتبِ فکر اہل الحدیث حضرات کا ہے جن کے نزدیک ننگے سر نماز تو ہو جاتی ہے۔ خصوصاً جب یہ ضرورتاً بھی ہو۔ لیکن محض سُستی ولا پرواہی کی بناء پر ننگے سر نماز پڑھنے کو فیشن ہی بنالینا، اسے وہ بھی پسند نہیں کرتے۔ بلکہ تمام احناف کی طرح اس صورت کو وہ بھی غیر مستحسن یا مکروہ وناپسندیدہ قرار دیتے ہیں۔

مجلّہٴ اہلحدیث سوہدرہ: اس سلسلہ میں ایک مختصر فتویٰ مجلّہ اہل حدیث سوہدرہ (جو گوجرانوالہ۔ پاکستان کے ایک قریبی چھوٹے سے مگر معروف علمی گاؤں سوہدرہ سے شائع ہوتا تھا) اس کی جلد ۱۵، شمارہ ۲۲ میں شائع ہوا تھا۔ جس میں مفتیٴ مجلّہ نے لکھا تھا:

''ننگے سر نماز ہو جاتی ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جواز ملتا ہے مگر بطور فیشن لاپرواہی اور تعصّب کی بناء پر مستقل اور ابدالآباد کے لئے یہ عادت بنالینا جیسا کہ آجکل دھڑلے سے کیا جارہا ہے۔ ہمارے نزدیک صحیح نہیں۔ نبی ﷺ نے خود یہ عمل نہیں کیا۔''(۱۴)

مولانا سیّد محمد داؤد غزنویؒ: اسی سِلسلہ میں ممتاز اہلحدیث عالم مولانا سیّد محمد داؤد غزنویؒ سے جب پوچھا گیا کہ بدن پر کپڑے ہوتے ہوئے سر پر سے ٹوپی یا پگڑی اتار کر رکھ دینی، اور کوئی عذر بھی نہ ہو، اور ہمیشہ اسی طرح ہی نماز پڑھنا، اگرچہ فرض با جماعت مسجد میں ہو۔ اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟ کیا اس طرح

www.ahlehadees.com مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ یا صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثبوت ملتا ہے؟ اور ننگے سر نماز پڑھنی افضل ہے یا سر ڈھانک کر؟ اور ساتھ ہی دلائل کا مطالبہ کیا گیا تو موصوفؒ نے ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۹ھ کو جو فتویٰ صادر فرمایا جسے انہوں نے اپنے والد بزرگوار کی طرف منسوب کیا ہے۔ وہ لاہور سے شائع ہونے والے ہفت روزہ ''الاعتصام'' کی جلد ۱۱ کے شمارہ ۱۸ میں نشر ہوا۔ وہ فتویٰ قدرے طویل ہے اس لئے اس کا حتی الامکان مفید خلاصہ پیش کیے دیتے ہیں۔ موصوف لکھتے ہیں:

''سر اعضائے ستر میں سے نہیں، لیکن نماز میں سر ننگا رکھنے کے مسئلہ کو اس لحاظ سے بلکہ آدابِ نماز کے لحاظ سے دیکھنا چاہیئے اور آگے کندھوں کو ڈھانکنے پر دلالت کرنے والی بخاری و مؤطا امام مالک کی روایات اور مؤطا کی شرح زرقانی (وتمہید) ابن عبدالبر، بخاری کی شرح فتح الباری، ایسے ہی شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کی کتاب الاختیارات اور امام ابنِ قدامہ کی المغنی سے تصریحات و اقتباسات نقل کر کے ثابت کیا ہے کہ کندھے بھی اگرچہ اعضائے ستر میں سے نہیں ہیں، اس کے باوجود نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑا ہونے کی شکل میں ننگے کندھوں سے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اسی طرح سر بھی اگرچہ اعضاءِ ستر میں سے نہ سہی لیکن آدابِ نماز میں سے یہ بھی ایک ادب ہے کہ بلا وجہ ننگے سر نماز نہ پڑھی جائے اور اسے ہی زینت کا تقاضا بھی قرار دیا ہے۔

اور آگے لکھا ہے:

''ابتدائے عہدِ اسلام کو چھوڑ کر جب کہ کپڑوں کی قلّت تھی اس کے بعد اس عاجز کی نظر سے کوئی ایسی روایت نہیں گزری، جس میں بہ صراحت یہ مذکور ہو کہ نبی اکرم ﷺ نے یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے مسجد میں اور وہ بھی نماز باجماعت میں ننگے سر نماز پڑھی ہو، چہ جائیکہ معمول بنا لیا ہو۔ اس رسم کو جو پھیل رہی ہے بند کرنا چاہیئے۔ اگر فیشن کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھی جائے تو نماز مکروہ ہوگی۔ اگر تعبّد اور خضوع اور خشوع و عاجزی کے خیال سے (ننگے سر) پڑھی جائے تو یہ نصاریٰ کے ساتھ تشبّہ ہوگا۔ اسلام میں ننگے سر رہنا سوائے احرام کے، تعبّد یا خشوع و خضوع کی علامت نہیں اور اگر کسل اور سُستی کی وجہ سے ہے تو یہ منافقین کی ایک خلقت سے متشابہ ہوگا:

مسلک اہل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿وَلَا يَأْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى﴾ (التوبۃ:۵۴)

''نماز کو آتے ہیں تو سُست اور کاہل ہو کر۔''

غرض ہر لحاظ سے یہ ناپسندیدہ عمل ہے۔(۱۵)

تو گویا موصوف کے نزدیک اگرچہ سر اعضائے ستر میں سے نہیں کہ اس کا ڈھانپنا واجب ہو البتہ آدابِ نماز کا تقاضا یہ ہے کہ اسے ڈھانپا جائے۔اور ننگے سر نماز کو عادت بنا لینا نہ ثابت ہے نہ پسندیدہ۔

موصوف کا فتویٰ تو پورا ہی قابلِ مطالعہ تھا۔مگر ہم نے خلاصہ پر ہی کفایت کی ہے۔شائقین اسے ''الاعتصام'' کے مذکورہ شمارے میں یا پھر فتاویٰ علماءِ حدیث کی جلد چہارم صفحہ ۲۹۰- ۲۹۱ پر دیکھ سکتے ہیں۔

شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل سلفیؒ: ننگے سر نماز کے سلسلہ میں ہم نے اہلحدیث مؤقف کا تذکرہ شروع کیا ہے۔جس کے ضمن میں ہم نے دو فتوے بھی ذکر کئے ہیں۔جب کے دوسرے فتویٰ والا استفتاء ہی ایک معروف اہلِ حدیث عالم شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل (سلفی) آف گوجرانوالہ کی خدمت میں بھی پیش کیا گیا تھا۔جس پر موصوف نے بڑا تفصیلی جواب یا فتویٰ صادر کیا تھا۔جسے ہفت روزہ ''الاعتصام'' نے اپنی اسی اشاعت میں نشر کیا تھا۔جس میں مولانا غزنوی والا قدرے مفصّل مگر اس سے نسبتاً مختصر فتویٰ نشر کیا تھا۔

مولانا محمد اسمٰعیلؒ کا یہ فتویٰ بھی کافی مفصّل و مدلّل ہے جو کہ درمیانے سائز کی کتاب فتاویٰ علمائے حدیث کے چار صفحات پر مشتمل ہے جس میں پہلے موصوفؒ نے لکھا ہے کہ اس سوال پر تین وجوہ سے غور کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ مطلق جواز اور اباحت کے لحاظ سے.

۲۔ افضلیّت یعنی آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام کے عام عمل کے لحاظ سے۔

۳۔ حُرمت اور عدمِ جواز کے لحاظ سے۔

اور پھر نماز میں سترِ مغلّظ (شرمگاہ) کو ڈھانپنے کے دلائل ذکر کئے ہیں اور ذکر کیا ہے کہ اعضاءِ ستر کو ویسے بھی ننگا رکھنا درست نہیں۔نماز میں تو قطعاً حرام و ناجائز ہوگا۔

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تو ہوا سترِ مغلّظ کے سلسلہ میں جب کہ:

''سر چونکہ بالاتفاق اعضائے ستر میں سے نہیں، اس لئے اگر کسی وقت ننگے سر نماز پڑھی جائے تو نماز بالاتفاق ہوگی۔ اس کے لئے نہ بحث کی ضرورت ہے نہ احادیث کی ٹٹول کی ضرورت، جس طرح کوئی پنڈلی، پیٹ، پشت وغیرہ، اعضاء ننگے ہوں تو نماز جائز ہے، سر ننگے بھی درست ہے، لیکن اسے عادت نہیں بنانا چاہئیے''۔

امام اگر نماز کے بعد پاؤں آسمان کی طرف کرے یا مقتدی کوئی ایسی حرکت کریں، حدیث میں اس سے رکاوٹ ثابت نہیں ہوگی، لیکن عقلمند ایسا کرنے سے پرہیز کریگا۔ ننگے سر کی عادت بھی قریباً اسی نوعیت کی ہے۔ جواز کے باوجود ایسی عادات عقل وفہم کے خلاف ہیں۔ عقلمند اور متدیّن آدمی کو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ آنحضرت ﷺ، صحابہ کرام اور اہل علم کا طریق وہی ہے جو اب تک مساجد میں متوارث اور معمول بہا ہے۔ کوئی مرفوع حدیث صحیح میری نظر سے نہیں گزری، جس سے اس ننگے سر نماز کی عادت کا جواز ثابت ہو۔ خصوصاً باجماعت فرائض میں بلکہ عادتِ مبارکہ یہی تھی کہ پورے لباس سے نماز ادا فرماتے تھے۔

امام بخاری کے بَابُ وُجُوبِ الصَّلٰوۃِ فِی الثِّیَابِ وَ قَوْلِ اللهِ تَعَالیٰ:

﴿[خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ] وَ مَنْ صَلّٰى مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ الخ﴾

نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

''امام بخاری کا مطلب یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ زینت کا مطلب یہ سمجھتے ہیں کہ اعضاءِ ستر ڈھانپنے کے علاوہ اچھے کپڑوں میں نماز ادا کی جائے۔ عام ذہن کے لوگوں کو اس قسم کی احادیث سے غلطی لگی کہ ایک کپڑے میں نماز ادا کی جائے تو سر ننگا رہے گا، حالانکہ ایک کپڑے کو اگر پوری طرح لپیٹا جائے تو سر ڈھکا جاسکتا ہے، اور پھر صحیحین وسُنن کی متعدّد احادیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کسی میں سر ننگا رکھنے کا ذکر نہیں، خصوصاً جس میں عادت اور کثرتِ عمل ثابت ہو۔ پھر احادیث میں آنحضرت ﷺ کے ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ صورت یا تو صرف اظہارِ جواز کے لئے ہے یا کپڑوں کی کمیابی کی وجہ سے ہے۔ ان حالات سے جواز یا اباحت تو ثابت ہوسکتی ہے سُنّت یا استحباب ظاہر نہیں ہوتا۔ اور حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ والا اثر جو،

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریروتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں مختلف کپڑوں کا ذکر آیا ہے، اسے نقل کر کے لکھتے ہیں:

''اس سے کپڑوں کی قلّت اور عدمِ استطاعت صراحتاً سمجھ میں آتی ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اگر پورے کپڑے میسّر ہو سکیں اور کوئی مانع نہ ہو تو تکلّف سے مسکنت کا اظہار نہیں کرنا چاہئیے''۔

اور آگے فتح الباری سے ایک سے زیادہ کپڑوں میں نماز مستحسن ہونے اور صاحب استطاعت کے لئے اس کے واجب و افضل ہونے، اور صرف ایک کپڑے میں نماز کو تنگ حالی پر محمول کرنے کا پتہ دینے والی تصریحات نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

''غرض کسی حدیث سے بھی بلا عذر ننگے سر نماز کو عادت اختیار کرنا ثابت نہیں۔ محض بے عملی یا بد عملی کی وجہ سے یہ رواج بڑھ رہا ہے، بلکہ جہلاء تو اسے سُنّت سمجھنے لگے ہیں'' العیاذ باللہ۔

اور نماز کے لئے ایک کی بجائے دو کپڑے پہننے اور ان سے زینت اختیار کرنے والی بعض روایات و آثار کو نقل کرتے ہوئے انہیں مؤیّدِ تزیّن و تجمّل قرار دیا ہے۔ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں حافظ عینی نے مختلف مذاہب کے تذکرہ میں جو تفصیل بیان کی ہے، اس کا خلاصہ موصوف نے یہ ذکر کیا ہے:

''نماز ایک کپڑے میں درست ہے۔ لیکن جب وسعت ہو، کپڑے میسّر ہوں تو پھر صرف ایک پر اقتصار و اکتفاء مستحسن نہیں''۔

ایسے ہی المغنی ابنِ قدامہ سے بعض آثار و اقوال نقل کرنے کے بعد موصوف فرماتے ہیں:

''ان تمام گزارشات سے مقصد یہ ہے کہ سر ننگا رکھنے کی عادت اور بلا وجہ ایسا کرنا اچھا فعل نہیں۔ یہ فعل فیشن کے طور پر روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اور یہ بھی نا مناسب ہے''۔

آگے چل کر اپنے اس جواب یا فتویٰ کے آخر میں مولانا محمد اسمٰعیل سلفی ؒ لکھتے ہیں:

''ویسے یہ مسئلہ کتابوں سے زیادہ عقل و فراست سے متعلق ہے۔ اگر حِسّ لطیف سے طبیعت محروم نہ ہو تو ننگے سر نماز ویسے ہی مکروہ معلوم ہوتی ہے۔ ضرورت اور اضطرار کا باب اس سے الگ ہے''۔ (۱۶)

اس فتویٰ میں موصوف نے ایک اثر کی بات بھی کی ہے جس سے ننگے سر نماز کے جواز پر استدلال کیا جا سکتا

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے۔ جسے ہم بعد میں ذکر کریں گے اِن شآءاللہ۔

یہ تو اس تفصیلی فتویٰ کا اختصار ہے۔ جسے پوری تفصیل مطلوب ہو۔ وہ الاعتصام کا مذکورہ شمارہ یا مولانا علی محمد سعیدیؒ کے مُرتّب کردہ فتاویٰ علمائے حدیث کی جلد چہارم کا صفحہ ۲۸۶ تا ۲۸۹ دیکھ لے۔

خلاصۂ کلام: اہل حدیث علماء کے تین فتوے ہم نے آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ جن میں سے بعض میں احناف کی طرح ہی بلاوجہ ننگے سر نماز پڑھنے کو مکروہ و ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ اور اسے فیشن کے طور پر ایسے کرنے والوں کو اور بھی بُرا سمجھا ہے۔ ہاں بوقتِ ضرورت ایسا کر لینے کے جواز و اباحت سے انہیں بھی انکار نہیں ہے۔ بلکہ صحیح بات پوچھیں تو مولانا سیّد محمد داؤد غزنوی اور مولانا محمد اسمٰعیل سلفیؒ کے دونوں فتووں پر بعض ملاحظات و مؤاخذات ممکن ہیں۔ لیکن ہم اس سے قطع نظر کرتے ہوئے ان کے مفصّل فتوؤں کے اس نچوڑ سے پوری طرح اتفاق کرتے ہیں، جو کہ دوسرے لفظوں میں مجلّہ اہل حدیث سوہدرہ کا مختصر فتویٰ بن جاتا ہے، جس میں کہا گیا ہے کہ ننگے سر نماز ہو جاتی ہے، لیکن بطورِ فیشن ولا پرواہی اور تعصّب کی بناء پر اسے مستقل اور ابدالآباد تک کے لئے عادت بنا لینا صحیح نہیں ہے۔

ننگے سر نماز کے جوازِ وعدمِ جواز کے سلسلہ میں بریلوی، دیوبندی اور پھر اہل حدیث علماء کی تصریحات وفتاویٰ ذکر کئے جا چکے ہیں۔ جن کا تعلق برِّصغیر پاک و ہند سے ہے اور مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں عالمِ عرب کے دو ممتاز علماء کے خیالات بھی پیش کر دیئے جائیں۔

فقہ السنّہ سیّد سابق: نہ صرف عرب ممالک بلکہ عالمِ اسلام میں جانی پہچانی کتاب فقہ السنہ کے مؤلّف سیّد سابق نے اپنی اس شہرۂ آفاق کتاب میں ''كَشْفُ الرَّأْسِ فِي الصَّلٰوةِ'' کے تحت ننگے سر نماز کا حکم بیان کیا ہے، جس کے ضمن میں لکھا ہے کہ ابنِ عساکر نے (تاریخ دمشق میں) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے:

﴿اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ رُبَّمَا نَزَعَ قَلَنْسُوَتَهٗ فَجَعَلَهَا سُتْرَةً بَيْنَ يَدَيْهِ﴾

''بعض دفعہ نبی اکرم ﷺ اپنے سرِ اقدس سے ٹوپی اتار لیتے اور اسے اپنے سامنے بطورِ سُترہ رکھ لیتے

www.KitaboSunnat.com

تھے‘‘۔(۱۷)

اور احناف سے نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک آدمی کے ننگے سر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اور اگر یہ فعل خشوع کے لئے ہو تو ان کے نزدیک مستحب ہے اور نماز میں سر کو ڈھانپنے کی افضلیّت پر دلالت کرنے والی کوئی دلیل وارد نہیں ہوئی (۱۸)۔

تو گویا سیّد سابق کے نزدیک ننگے سر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، جسے انہوں نے ابنِ عساکر کی روایت سے ثابت کیا ہے، بلکہ خشوع کی نیّت سے ہو تو مستحب ہے۔جیسا کہ انہوں نے احناف سے نقل کر کے اسے برقرار رکھا ہے،اور سر کو ڈھانپ کر نماز پڑھنے کی افضلیّت پر دلالت کرنے والی کوئی دلیل نہیں ہے۔

مؤاخذات واعتراضات: موصوف کے اس اقتباس مین تین باتیں کہی گئی ہیں اور ان تینوں پر ہی مؤاخذات واعتراضات وارد ہوتے ہیں،مثلاً:

۱۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ اگر خشوع کی نیّت سے ننگے سر نماز پڑھی جائے تو یہ مستحب ہے،جیسا کہ فقہ السنّہ کے علاوہ خود فقہ حنفی کی کتب سے بھی ہم ذکر کر آئے ہیں۔

اس استحباب کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ بلکہ اس کے برعکس مولانا محمد داؤد غزنویؒ کے فتویٰ میں ہم ذکر کر آئے ہیں کہ انہوں نے ۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۷۹ھ میں جو فتویٰ صادر فرمایا تھا، جسے انہوں نے اپنے زمانۂ طالب علمی میں اپنے والدِ گرامی مولانا سیّد عبدالجبار غزنویؒ سے سُنا تھا، جو اس وقتِ تحریر سے بھی دس سال پہلے کی بات ہوگی،اس میں انہوں نے کہا تھا:

’’اگر تعبّد اور خضوع اور خشوع و عاجزی کے خیال سے ننگے سر نماز پڑھی جائے تو یہ نصاریٰ کے ساتھ تشبّہ ہوگا، اسلام میں ننگے سر رہنا سوائے احرام کے،تعبّد یا خضوع کی علامت نہیں‘‘۔(۱۹)

اور مولانا محمد اسمٰعیل صاحبؒ نے بخاری شریف سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی مختلف کپڑوں کے ناموں والا حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کا ایک اثر نقل کر کے اس سے یہ بھی نتیجہ اخز کیا ہے:

’’اگر پورے کپڑے میسّر ہو سکیں اور کوئی مانع نہ ہو تو تکلّف سے مسکنت (و خشوع) کا اظہار نہیں

مسلک اہل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا چاہیئے ۔'' (۲۰)

اسی سلسلہ میں فقہ السنہ کی تحقیق و تعلیق کے طور پر لکھی گئی کتاب تمام المنّتہ میں علاّمہ ناصرالدین البانیؒ نے لکھا ہے:

خشوع کی نیّت سے ننگے سر نماز کا استحباب دین میں ایک ایسے حکم کو جاری کرنا ہے، جس کی کوئی دلیل نہیں سوائے رائے کے اور اگر یہ فعل حق ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اسے ضرور اختیار فرماتے۔ اور اگر آپ ﷺ نے اختیار فرمایا ہوتا تو ضرور آپ ﷺ سے منقول ہوتا اور جب اس سلسلہ میں آپ ﷺ سے کچھ منقول نہیں ہوا تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ یہ نظریہ ایک خود ساختہ بدعت ہے۔ لہٰذا اس سے بچنا چاہیئے ۔ (۲۱)

اب رہی یہ بات کے ننگے سر نماز کو خشوع کی علامت قرار دینے کے لئے اور اسکا جواز و پیدا استحباب کرنے کے لئے اسے موسمِ حج میں بحالتِ احرام حاجی کے ننگے سر رہنے پر قیاس کیا جائے، جیسا کہ کتبِ فقہ میں وارد ہوا ہے (اور انصار السّنہ مصر کے بعض اخوان نے بھی اس سے جواز پر استدلال کیا ہے) تو یہ قیاس درست نہیں بلکہ صاحب تمام المِنّہ نے اسے قیاسِ باطل قرار دیا ہے۔ کیونکہ دورانِ احرام ننگے سر رہنا حج کا شعار ہے۔ اور یہ فعل مناسکِ حج میں سے ہے، جس میں دوسری کوئی عبادت اس کے برابر نہیں ہوسکتی۔ اور اگر یہ قیاس صحیح ہوتا تو پھر لازماً یہ بھی کہنا پڑتا کہ ننگے سر نماز پڑھنا (مستحب نہیں بلکہ) واجب ہے، کیونکہ حج میں (دورانِ احرام) سر ننگا رکھنا واجب ہے۔ اور یہ ایک ایسا نقطہ ہے کہ جس کی رو سے اس قیاس سے رجوع کئے بغیر کوئی چارۂ کار ہی نہیں رہتا۔ ولعلّھم یفعلون (۲۲)

۲۔ فقہ السنّہ میں ایک دوسری بات یہ بھی کہی گئی ہے کہ نماز میں سر کو ڈھانپنے کی افضلیّت پر دلالت کرنے والی کوئی دلیل وارد نہیں ہوئی۔

مؤلّف کا کسی بھی دلیل کے وارد ہونے کی مطلقاً نفی کر دینا صحیح نہیں۔ البتہ اگر وہ کہتے ہیں کہ افضلیّت پر دلالت کرنے والی کوئی خاص دلیل وارد نہیں ہوئی تو پھر ان کی یہ بات مسلّم ہے۔ اور کسی خاص دلیل کا نہ ہونا کسی عام دلیل کے وارد ہونے کی نفی بھی نہیں کرتا، اور سر کو ڈھانپنے کی عام دلیل موجود ہے۔ اور اس قاعدے پر بھی تمام (علماءِ اصول کا) اتفاق ہے۔ کہ جب کوئی معارض و مخالف دلیل نہ ہو تو عام دلیل بھی حجّت ہوتی ہے

مسلک اھلِ حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ عام دلیل یہ ہے:

''نماز کے لئے دَورِ حاضر سے کچھ پہلے کا معروف اسلامی لباس پہن کر اس سے زینت اختیار کرنا، دَورِ سلف صالحین میں ننگے سر رہنا، چلنا پھرنا اور اسی حالت میں ہی مساجد میں چلے جانا عرفِ عام میں اچھی حیثیت شمار نہیں کیا جاتا تھا۔ اور یہ بات ان کے یہاں خلافِ زینت تھی''۔ (۲۳)

نماز کے وقت زینت کو اختیار کرنے کا خود اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے۔ جیسا کہ سورۂ اعراف آیت ۳۱ میں ارشادِ الٰہی ہے:

﴿یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ خُذُوۡا زِیۡنَتَکُمۡ عِنۡدَ کُلِّ مَسۡجِدٍ﴾

''اے بنی آدم! ہر نماز کے وقت زینت اختیار کرو۔''

نماز کے وقت زینت اختیار کرنے کی ترغیب نبی اکرم ﷺ نے بھی دلائی ہے۔ جیسا کہ طبرانی، اوسط، بیہقی اور معانی الآثار کے حوالہ سے ہم پہلے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث ذکر کر چکے ہیں۔ جس میں ارشاد نبوی ہے:

﴿اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمۡ فَلۡیَلۡبَسۡ ثَوۡبَیۡهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَقُّ مَنۡ تُزُیِّنَ لَهٗ﴾ (۲۴)

''تم میں سے جب کوئی نماز پڑھے تو اپنے دونوں کپڑے پہنے، بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کے لئے زینت اختیار کی جائے۔''

اس آیت و حدیث اور سلف صالحین کے عُرف عام میں ننگے سر نہ پھرنے سے عمامہ و ٹوپی کی فضیلت یا کم از کم ننگے سر نماز کی نسبت اس کی افضلیّت کا پتہ چلتا ہے۔ اور یہ عام دلیل ہے۔ جب کہ عمامہ کی فضیلت والی خاص احادیث ہم ذکر کر چکے ہیں کہ وہ سب واقعی موضوع و من گھڑت ہیں۔

۳۔ ننگے سر نماز کے دلائل کی استنادی حیثیّت: فقہ السنۃ کے مؤلّف سیّد سابق کے اقتباس پر وارد ہونے والے مؤاخذات و اعتراضات میں سے دو ذکر کیے گئے ہیں۔

پہلی دلیل: جب کہ اس اقتباس میں ایک تیسری بات بھی مذکور ہے کہ موصوف نے ننگے سر نماز

مسلک اهل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اهلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جواز کی دلیل کے طور پر (تاریخ دمشق) ابنِ عساکر کے حوالہ سے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی بیان کردہ روایت پیش کی ہے، جس میں وہ بتاتے ہیں:

﴿اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ رُبَّمَا نَزَعَ قَلَنْسُوَتَهٗ فَجَعَلَهَا سُتْرَةً بَیْنَ یَدَیْهِ﴾ (۲۵)

''نبی اکرم ﷺ بعض دفعہ اپنی ٹوپی اتار کر اسے اپنے سامنے بطورِ سُترہ رکھ لیتے تھے۔''

اس روایت سے دو وجوہ کی بناء پر ننگے سر نماز کے جواز پر استدلال نہیں کیا جا سکتا۔

اوّلاً: اس لئے کہ یہ روایت ضعیف ہے اور صاحب تمام المنّۃ کے بقول اس کے ضعیف ہونے پر دلالت کرنے کے لئے یہی امر کافی ہے کہ اسے روایت کرنے میں ابنِ عساکر متفرّد ہے۔ اور انہوں نے سلسلۃ الاحادیث الضعیفہ (۲۵۳۸) میں اس کا سبب بھی بیان کیا ہے۔

ثانیاً: اس لئے بھی اس روایت سے ننگے سر نماز کے جواز پر استدلال صحیح نہیں، کیونکہ اگر اس روایت کو صحیح بھی مان لیا جائے تب بھی یہ مطلق ننگے سر نماز کے جواز کی دلیل نہیں بن سکتی، بلکہ اس روایت کے ظاہری الفاظ بتا رہے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایسا اس وقت کیا جب ایسی کوئی چیز میسّر نہ آئی جسے بطورِ سُترہ آپ ﷺ اپنے سامنے رکھ لیتے اور سُترہ کے بارے میں وارد شُدہ احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ وہ سر کے ڈھانپنے سے بھی اہم فعل ہے۔ (۲۶)

اور وہ احادیث بھی اپنے موقع پر ذکر کی جائیں گی، اِن شآءاللہ۔ تو گویا علیٰ وجہ التنزّل اس روایت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو اس میں مذکور نبی اکرم ﷺ کا فعل یعنی سرِ اقدس سے ٹوپی اتار کر اسے بطورِ سُترہ اپنے سامنے رکھ کر نماز پڑھنا ایک ایسی ضرورت کے لئے تھا جو کہ سر ڈھانپنے سے بھی زیادہ اہم ہے۔ لہٰذا اس سے مطلق جواز اخذ نہیں کیا جا سکتا۔

دوسری دلیل: تقریباً اسی حدیث سے ملتا جلتا ایک اثر سُنن ابی داؤد میں ہے، اس سے بھی ننگے سر کے جواز پر استدلال کیا جاتا ہے۔ اس اثر میں عبداللہ بن محمد زہری بیان کرتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے فرمایا:

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿رَاَیْتُ شَرِیْکاً صَلّٰی بِنَا فِیْ جَنَازَةِ الْعَصْرَ فَوَضَعَ قَلَنْسُوَتَہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ یَعْنِیْ فِیْ فَرِیْضَةٍ﴾ (۲۷)

میں نے شریک کو دیکھا کہ انہوں نے ایک جنازہ کے موقع پر ہمیں عصر کی نماز پڑھائی اور اپنی ٹوپی فرض نماز پڑھاتے وقت اپنے سامنے رکھ لی۔ اس سے بھی استدلال کیا جاتا ہے، حالانکہ یہ اثر بھی کئی وجوہ کی بناء پر نا قابلِ حجّت و استدلال ہے، جیسا کہ مولانا اسمٰعیل سلفی صاحب لکھتے ہیں:

اوّلاً: اس لئے کہ یہ نہ تو مرفوع حدیث ہے کہ اس میں نبی اکرم ﷺ کا کوئی عمل بیان ہوا ہو، اور نہ ہی یہ کسی صحابی کا اثر ہے، بلکہ یہ صحابہ کے بعد والوں میں سے کسی کا اثر ہے۔

ثانیاً: یہ کہ یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ شریک کون بزرگ ہیں، یہ شریک بن عبداللہ بن ابی نمر تابعی ہیں یا کہ شریک بن عبداللہ نخعی تبع تابعی ہیں۔ اور ان دونوں میں سے چاہے کوئی بھی کیوں نہ ہو، دونوں میں ہی کم و بیش ضعف پایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ اثر بھی ضعیف ہوا۔ اور پھر یہ کہ ان کا اپنا عمل ہے جو کسی طرح بھی قابلِ حجّت نہیں۔

ثالثاً: اس لئے بھی اس اثر کو دلیل نہیں بنایا جا سکتا کہ امام ابوداؤد نے اس اثر کو اپنی سُنن کے بَابُ الْخَطِّ اِذَا لَمْ یَجِدْ عَصَا کے تحت وارد کیا ہے کہ جب عصا نہ ہو تو سُترے کے لئے لکیر کھینچنے کا بیان۔ امام صاحب کے انداز سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں ضرورتاً سر ننگا رکھا گیا ہے کیونکہ جب انہیں سُترہ کے لئے کوئی چیز نہ ملی تو انہوں نے سُترہ کا کام ٹوپی سے لے لیا۔ ضرورت اور عذر سے سر ننگا رکھا جائے تو اس میں بحث نہیں۔ بحث اس میں ہے کہ فیشن اور عادت کے طور پر نماز میں سر ننگا رکھنا کہاں تک درست ہے؟ (۲۸)

تیسری دلیل: ایسے ہی ایک تیسری حدیث بھی ہے جس سے نہ صرف یہ کہ ننگے سر نماز کے جواز پر استدلال کیا جا سکتا ہے، کیونکہ اس میں تو ننگے سر مساجد میں آنے کے لئے امر کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ الکامل لابنِ عدی میں دو طریق سے اور تاریخ دمشق ابنِ عساکر میں ایک طریق سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے یعنی اس کلام کو نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہے، جس میں ہے:

مسلک اہلِ حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اِئْتُوا الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا مُعَصَّبِيْنَ فَاِنَّ الْعَمَائِمَ تِيْجَانُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ (۲۹)

''مساجد میں ننگے سر آؤ اور پگڑیاں باندھ کر آؤ۔ بے شک پگڑیاں تو مسلمانوں کے تاج ہیں۔''

اور تاریخ ابنِ عساکر میں اس کے الفاظ میں معمولی سا فرق ہے، وہاں ہے:

﴿اِئْتُوا الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا وَ مُقَنَّعِيْنَ فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ سِيْمَا الْمُسْلِمِيْنَ﴾

''مساجد میں ننگے سر آؤ یا ٹوپی پہن کر یہ (ٹوپی پہننا ایک) مسلمانوں کی نشانی ہے۔''

اور معنی اس کا بھی تقریباً وہی ہے۔

اس روایت کے دونوں طرح کے الفاظ سے جیسا کہ ظاہر ہو رہا ہے کہ بیک وقت دو دلیلیں لی جاسکتی ہیں۔ ایک ننگے سر مساجد میں جانے اور نماز پڑھنے کے جواز کی، دوسری اس کے سراسر برعکس پگڑی یا عمامہ باندھنے کی فضیلت کی۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے یہ روایت کسی ایک پر بھی استدلال کے لائق نہیں ہے۔ کیونکہ محدّثین کرام نے اسے سخت ضعیف بلکہ موضوع اور من گھڑت قرار دیا ہے کیونکہ اس روایت کے دونوں طرق میں ایک راوی میسرہ بن عبدربّہ ہے جو خود اس بات کا معترف ہے کہ وہ ''وضّاع'' ہے۔ یعنی روایتیں گھڑتا ہے۔ اور علاّمہ عُراقی نے اسے متروس قرار دیا ہے (۳۰)

اس کے ابنِ عساکر والے طریق میں جو کہ الکامل میں بھی ہے۔ اس میں ایک راوی مبشّر بن عبید ہے جس کے بارے میں ابن عدی نے کہا ہے:

﴿مُبَشِّرٌ هٰذَا بَيِّنُ الْاَمْرِ فِی الضُّعْفِ وَعَامَّةُ مَايَرْوِيْهِ غَيْرُ مَحْفُوْظ﴾

یہ مبشّر ضعیف ہونے میں واضح ہے، اور اس کی مرویات عموماً غیر محفوظ ہیں۔

اور امام احمد بن حنبل اس کے بارے میں فرماتے ہیں:

﴿كَانَ يَضَعُ الْحَدِيْثَ﴾

''وہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔''

اور الضعفاء والمتروکین (۳/۳۰) میں امام ابنِ حبّان نے کہا ہے:

مسلک اہل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿يَرْوِيْ عَنِ الثِّقَاتِ الْمَوْضُوْعَاتِ لَا يَحِلُّ كِتَابَةُ حَدِيْثِهِ اِلَّا عَلٰى جِهَةِ التَّعَجُّبِ﴾ (۳۱)

''یہ ثقہ راویوں سے من گھڑت احادیث بیان کرتا ہے۔اس کی مرویات کو لکھنا بھی جائز نہیں سوائے بر سبیل تعجب کے۔''

یہ ہے اس حدیث کی حقیقت، اب بھلا ایسی حدیث سے استدلال کیسے روا ہو سکتا ہے۔

تمام المنۃ شیخ البانیؒ: عرب علماء سے دوسرے مشہور و معروف عالم اور محدّثِ کبیر شیخنا صر الدین الالبانیؒ نے اپنی کتاب تمام المنۃ میں ننگے سر نماز پڑھنے کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ چنانچہ موصوف اپنی اس کتاب کے صفحہ ۱۶۴ پر لکھتے ہیں کہ اس مسئلہ زیرِ بحث کے بارے میں میری رائے یہ ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ کیونکہ یہ بات مسلّم و طے شدہ ہے کہ مسلمان کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ نماز میں سب سے اکمل و احسن حیثیت و صورت میں داخل ہو کیونکہ معجم طبرانی اوسط، بیہقی اور معانی الآثار طحاوی میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

﴿فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَقُّ مَنْ تُزُيِّنَ لَهٗ﴾ (۳۲)

''بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کے لئے زینت اختیار کی جائے۔''

سلف صالحین کے عرفِ عام میں یہ اچھی صورت شمار نہیں کی گئی کہ ننگے سر رہنے اور ایسے ہی چلنے پھرنے اور اس طرح ہی عبادت گاہوں (مساجد) میں داخل ہونے کی عادت بنالی جائے۔ بلکہ یہ تو ایک اجنبی و مغربی عادت ہے جو بکثرت اسلامی ممالک میں اس وقت سے در آئی ہے، جب سے وہ ان ممالک میں (استعمار کی حیثیت سے) داخل ہوئے، اور اپنے ساتھ کتنی ہی فاسد و بدترین عادات لائے۔ اور مسلمانوں نے ان کی نقل و پیروی شروع کر دی، اس عادت اور ایسی ہی دیگر عاداتِ بد کو اپنانے کی وجہ سے مسلمان اپنا اسلامی تشخّص ہی کھو بیٹھے ہیں۔ جب کہ یہ ہنگامی صورتِ حال اس لائق نہیں کہ اسے اپنے گذشتہ اور از دست رفتہ اسلامی عرف و تشخّص کی مخالفت کا ذریعہ بنایا جائے۔ اور نہ ہی یہ عادت اس لائق ہے کہ اسے ننگے سر نماز ادا کرنے کے جواز کی دلیل بنالیا جائے (۳۳)

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ موصوف نے اس کتاب کے اسی مقام پر ننگے سر نماز کے جواز پر دلالت کرنے والی روایات میں سے ایک کو ضعیف اور دوسری کو سخت ضعیف بلکہ موضوع اور من گھڑت قرار دیا ہے۔

ایک عجوبہ: علاّمہ موصوف نے ہی اپنی دوسری کتاب سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ میں جہاں عمامہ کی فضیلت پر دلالت کرنے والی یکے بعد دیگرے تین من گھڑت روایات نقل کی ہیں۔ وہاں ان کے بعد ان کے بُرے اثرات بھی ذکر کئے ہیں۔ وہاں ایک بات یہ بھی لکھی ہے: ''دستار و عمامہ یا ٹوپی و پگڑی پر اتنی شدّت کے ساتھ عمل کرنے والے لوگوں کی ایک بات انتہائی قابلِ تعجّب ہے کہ وہ داڑھی مونڈے یا منڈوانے کا گناہ تو مسلسل کرتے چلے جاتے ہیں، اور جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو انہیں اپنے اس ارتکابِ گناہ کا کوئی شعور تک نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی وہ اس سے اپنی نماز میں کوئی کمی محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ٹوپی یا پگڑی کے معاملہ میں سُستی ہرگز نہیں کرتے، اس طرح ان لوگوں نے شریعت کے احکام کو الٹ کر رکھ دیا ہے کہ جو چیز اللہ کی طرف سے حرام تھی اسے مباح کرلیا، اور جو مباح تھی اسے واجب یا قریب واجب کرلیا ہے۔ (۳۴)

ان الفاظ سے موصوف کے رجحان کا پتہ چلتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی عمامہ و دستار واجب نہیں بلکہ نماز ننگے سر بھی مباح و جائز ہے۔ لیکن یہ ناپسندیدہ فعل ہے۔ اور افضل و اولیٰ یہی ہے کہ ننگے سر نماز نہ پڑھی جائے۔

افشاءِ سلام کا حکم و فضیلت اور موانع: اسی پر بس نہیں بلکہ موصوف نے اسی مقام پر اس بات کو بڑے زوردار طریقہ سے بیان کیا ہے کہ عمامہ و ٹوپی کی ضرورت جتنی نماز کے لئے ہے، نماز سے باہر اس کی اس سے بھی زیادہ ضرورت ہے۔ کیونکہ یہ مسلمانوں کا شعار ہے جو انہیں غیر مسلموں سے امتیازی حیثیت دیتا ہے۔ خصوصاً دَورِ حاضر میں جب کہ مومن و کافر سب کے لباس (اور وضع قطع) ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں یہاں تک کہ اب تو یہ بھی مشکل ہوگیا ہے کہ مسلمان جانے پہچانے یا انجانے ہر طرح کے مسلمانوں میں دعاءِ سلام کو عام کرسکے (۳۵)

مسلک اھلِ حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا نہ تو مسلمان کے چہرے پر اسلامی شناخت یعنی داڑھی ہوتی ہے اور نہ ہی سر پر ٹوپی یا عمامہ اور لباس بھی ایک جیسے ہو گئے ہیں۔اس ساری صورتِ حال میں تو سلام کے عام کرنے کے عمل میں بھی رکاوٹ آ رہی ہے۔ جسے کوئی جانتا ہے اسے تو سلام کہہ لیتا ہے۔لیکن جسے کوئی نہیں جانتا اسے سلام کہنے میں یہ امر مانع ہوتا ہے کہ یہ مسلمان بھی ہے یا نہیں؟ کیونکہ کسی کے ماتھے پر یہ لکھا ہوا نہیں ہوتا کہ وہ کون ہے؟ اور کسی قسم کا اسلامی شعار اس پر واضح نہیں ہوتا۔اور اب اگر وہ غیر مسلم ہے اور اسے سلام کہہ دیں تو اس ارشادِ رسالت مآب ﷺ کی خلاف ورزی ہوگی، جو صحیح مسلم، ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

﴿لا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَ لَا النَّصَارىٰ بِالسَّلَامِ﴾ (۳۶)

" کہ (غیر مسلم) یہود و نصاریٰ کو سلام کہنے میں پہل مت کرو۔"

اور اگر اسے عدمِ پہچان کی وجہ سے سلام نہیں کہتا، حلانکہ وہ مسلمان ہے تو دوسرے ارشادِ رسالت مآب ﷺ کی نافرمانی ہوتی ہے جو کہ صحیح بخاری و مسلم، ابوداؤد، الادب المفرد، ابن حبّان اور ابوعوانہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، جس میں بہترین اسلام کیا ہے؟ کے جواب میں ارشاد ہے:

﴿تُطْعِمِ الطَّعَامَ وَ تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْهُ﴾ (۳۷)

"کھانا کھلاؤ اور سلام کہو چاہے تم کسی کو جانتے ہو یا نہیں پہچانتے ہو۔"

یہ صورتِ حال مسلمانوں کی اپنی پیدا کردہ ہے۔جس میں عمامہ و ٹوپی کا عام حالات میں استعمال نہ کرنا بھی اہم رول ادا کر رہا ہے۔اور داڑھی منڈوانا اور مغربی طرز کے لباس کا عام استعمال اس پر مستزاد ہے۔اور یہ سب عوامل مل کر افشائے سلام کے عملِ خیر و مطلوب میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ جب کہ افشائے سلام یعنی ہر کس و ناکس کو سلام کہنے کا نبی اکرم ﷺ نے حکم فرمایا ہے، جیسا کہ الادب المفرد امام بخاری، صحیح مسلم، ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿لا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوا، اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا

مسلک اھل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ، اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ ﴾ (۳۸)

''تم اس وقت تک جنّت میں نہیں جاسکتے جب تک کہ ایمان نہ لے آؤ اور اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک کہ ایک دوسرے سے محبّت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جسے اپنانے سے تم باہم ایک دوسرے سے محبّت کرنے لگو، آپس میں سلام کو عام کرو۔''

اور بخاری ومسلم کی ایک متفق علیہ حدیث میں ابو عمارہ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

﴿اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ، وَ اِتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَ نَصْرِ الضَّعِيْفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُوْمِ وَ اِفْشَاءِ السَّلَامِ وَ اِبْرَاءِ الْمُقْسِمِ﴾ (۳۹)

''نبی اکرم ﷺ نے ہمیں سات کاموں کا حکم فرمایا:

۱. بیمار کی عیادت و تیمارداری کا۔

۲. جنازے کے پیچھے چلنے (یعنی جنازہ پڑھنے) کا۔

۳. چھینک مارنے (پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہنے) والے کا (يَرْحَمُکَ اللّٰه کہہ کر) جواب دینے کا۔

۴. ضعیف و کمزور کی مدد کرنے کا۔

۵. مظلوم کے ساتھ تعاون کرنے کا۔

۶۔ سلام کو عام کرنے کا۔

۷. اور قسم کھانے والے کی قسم کو پورا کرنے کا۔''

یعنی کسی سے جو کام کروانے کے لئے کوئی قسم کھائے وہ کام کر دینا تا کہ اس کی قسم پوری ہو جائے۔ (۴۰)

ایسے ہی الادب المفرد امام بخاری، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، مستدرک حاکم اور مسند احمد میں ابو یوسف حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

﴿يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اَفْشُوْا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوْا الطَّعَامَ ، وَصِلُوْا الْاَرْحَامَ وَ صَلُّوْا وَالنَّاسُ نِيَامٌ﴾

''اے لوگو! سلام کو عام کرو، اور (محتاجوں کو) کھانا کھلاؤ، اور صلہ رحمی کرو، اور راتوں کو جب لوگ سوئے

مسلک اہل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہوں، نمازیں پڑھو (شب زندہ داری کرو)''

اور جب تم یہ کام کرو گے تو:

﴿تَدۡ خُلُوۡا الۡجَنَّۃَ بِسَلَامٍ﴾ (۴۱)

''سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

الادب المفرد امام بخاری، ترمذی، مستدرک حاکم اور صحیح ابنِ حبّان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

﴿اُعۡبُدُوۡاالرَّحۡمٰنَ ، وَ اَطۡعِمُوۡا الطَّعَامَ وَاَفۡشُوۡا السَّلَامَ﴾

''اللہ کی عبادت کرو، اور (محتاجوں کو) کھانا کھلاؤ، سلام عام کرو۔''

اگر تم ایسا کرو گے تو:

﴿تَدۡ خُلُوۡا الۡجِنَانَ﴾ (۴۲)

''تم جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

سلام کہنے کی فضیلت و برکت کا اندازہ اس حدیث سے بھی ہو جاتا ہے جس میں ابوداؤد و ترمذی اور نسائی کی روایت کے مطابق حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

﴿جَآ ءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَدَّ عَلَیۡہِ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ عَشۡرٌ.....﴾

''ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا، دس نیکیاں۔''

پھر دوسرا آدمی آیا اس نے کہا، اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ، آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا، پھر وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیس نیکیاں اور پھر ایک اور آدمی آیا تو اس نے کہا، اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور جب وہ بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمیں

مسلک اہل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکیاں (۴۳)

الادب المفرد امام بخاریؒ اور صحیح ابن حبان میں یہی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ جیسے جیسے کوئی سلام کے الفاظ میں اضافہ کرتا جائے ثواب اور نیکیوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے۔اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث میں نیکیوں کا لفظ اور تعداد دونوں وارد ہوئے ہیں اور یہ تین کلمات تو صحیحین میں ثابت ہیں (۴۴)۔

جب کہ بعض اضافی کلمات کی تفصیل فتح الباری (۱۱/۳، ۷، ۳۶، ۳۸) میں موجود ہے۔

اندازہ فرمائیں کہ سلام کہنے کی کس قدر فضیلت وثواب ہے جس سے ہمیں کسی حد تک کبھی محض اس لئے محروم ہونا پڑتا ہے کہ مسلمان کے اسلامی شعائر کو ترک کرنے کی وجہ سے ہم اسے پہچان نہیں پاتے۔ وہ شعائر جن میں سے ایک عمامہ یا ٹوپی بھی ہے۔

جہاں مسلم وکافر ملے جلے بیٹھے ہوں: یہاں ایک مسئلہ ذکر کردینا مناسب لگتا ہے کہ اگر کہیں آپ دیکھتے ہیں کہ مسلم وکافر ملے جلے بیٹھے ہیں، یا کام میں لگے ہوئے ہیں تو آپ کو مسلمانوں کی نیّت سے ضرور سلام کہہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا ثبوت صحیح احادیث میں موجود ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری ومسلم اور ترمذی میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

﴿اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَرَّ عَلٰی مَجْلِسٍ فِیْہِ اِخْتِلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُشْرِکِیْنَ عَبَدَۃِ الْاَوْثَانِ وَالْیَھُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سلّم﴾ (۴۵)

نبی اکرم ﷺ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور مشرکین یعنی بتوں کے پجاری اور یہودی سب ملے جلے بیٹھے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کو سلام کہا۔

عمومی لفظ کے ساتھ سلام کہنا مگر نیّت صرف مسلمانوں کی کرنا، اس کی صراحت تو امام نوویؒ نے کی ہے اور یہ اس بناء پر کہ غیر مسلم کو سلام کرنے میں ابتداء کرنا جائز نہیں ہے (جیسا کہ حدیث ذکر کی جا چکی ہے) اور امام ابن العربیؒ فرماتے ہیں کہ اگر اہلِ سنّت واہلِ بدعت، عدل پسند اور ظالم یا محبّ اور مبغض بیٹھے ہوں تو بھی اوّل

مسلک اهل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اهلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الذکر لوگوں کی نیّت کر کے عمومی الفاظ کے ساتھ سلام کہنا چاہیئے (۴۶)
سلام کی فضیلت اور متعلقہ چند امور تو ہم نے محض موانع کا ذکر کرنے کی مناسبت سے ذکر کردیئے ہیں، ورنہ سلام سے متعلقہ احکام و مسائل تو بہت زیادہ ہیں لیکن سرِ دست وہ ہمارے موضوع سے خارج ہیں۔لہٰذا یہاں ہم ان سے صرف نظر کر رہے ہیں۔کبھی اللہ تعالیٰ نے موقع بخشا اور توفیق سے نوازا تو ان مسائل کی تفصیل بھی پیش کردیں گے۔اِن شآءاللہ تعالیٰ (۴۷)

ٹوپی وعمامہ یا کوئی ایک: یہاں ایک اور بات بھی آپ کے گوش گزار کردیں کہ بعض لوگ عام حالات میں تو کیا خاص دَورانِ نماز بھی عمامہ یا ٹوپی نہیں رکھتے بلکہ ایسے لوگوں کی کثرت ہو رہی ہے۔جب کہ ادھر کچھ لوگ وہ ہیں جو بال کی کھال اتارنے کے چکر میں لگے رہتے ہیں۔اور یہ پوچھتے ہیں کہ نیچے ٹوپی اور اس کے اوپر عمامہ یا پگڑی یا دونوں بیک وقت ضروری ہیں یا دونوں یعنی عمامہ وٹوپی میں سے کوئی ایک چیز بھی کافی ہے؟اور کیا نبی اکرم ﷺ یا صحابہ کرام نے کبھی بغیر عمامہ کے ٹوپی پہنی ہے یا نہیں؟اور عام لوگ تو عموماً صرف ٹوپی پر اکتفاء کرتے ہیں۔لیکن ان کا کہنا ہوتا ہے کہ ٹوپی کے اُوپر لازم عمامہ باندھو، کیونکہ صرف ٹوپی پہننا مکروہ ہے۔اور ان کا استدلال رُکانہ بن عبد یزید الہاشمی والی ابوداؤد و ترمذی اور بیہقی کی اس مرفوع حدیث سے ہوتا ہے،جس میں ہے:

﴿اِنَّ فَرْقَ مَابَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلٰی اَلْقَلَانِسِ﴾ (۴۸)

''ہمارے اور مشرکین کے مابین فرق یہ ہے کہ ہم ٹوپی پر عمامہ باندھتے ہیں۔''

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ نماز اور نماز سے باہر ہمیشہ یا کبھی صرف ٹوپی کا استعمال بلاشبہ جائز ومباح ہے۔اس پر پگڑی باندھنا نہ فرض وواجب ہے نہ سنّتِ مؤکّدہ۔

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب اور اس کی سند کو لَیْسَ بِالْقَائِمِ قرار دیا ہے۔اور محقّق مشکوٰۃ شیخ البانیؒ نے ان کی تصدیق کی ہے۔اور ماہنامہ محدّث دہلی کی جلد ۱۰ شمارہ ۳ میں صادر شُدہ ایک فتویٰ کی رو سے یہ روایت ضعیف ہے۔اور اگر اسے صحیح بھی تسلیم کرلیا جائے تو ابن الملک وغیرہ شرّاحِ حدیث کے بیان کردہ

www.KitaboSunnat.com

معنیٰ کے مطابق اس حدیث سے بھی (عمامہ کے بغیر) صرف ٹوپی پہننے کی کراہت ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کے برعکس علاّمہ ابنِ قیمؒ کی تحقیق کے مطابق نبی اکرم ﷺ بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی بھی استعمال فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ علاّمہ موصوفؒ اپنی بلند پایہ کتاب زاد المعاد فی ہدی خیر العباد میں فرماتے ہیں:

''نبی اکرم ﷺ کا ایک عمامہ تھا جسے ''سحاب'' کا نام دیا گیا تھا۔ اور وہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنا دیا تھا''۔

آگے موصوف لکھتے ہیں:

﴿وَكَانَ يَلْبِسُهَا وَيَلْبِسُ تَحْتَهَا الْقَلَنْسُوَةَ وَكَانَ يَلْبِسُ الْقَلَنْسُوَةَ بِغَيْرِ الْعِمَامَةِ وَكَانَ يَلْبِسُ الْعِمَامَةَ بِغَيْرِ قَلَنْسُوَةٍ﴾ (۴۹)

''آپ ﷺ وہ عمامہ (سحاب) باندھتے تھے، اور اس کے نیچے ٹوپی بھی پہنتے تھے۔ آپ ﷺ عمامہ کے بغیر صرف ٹوپی بھی پہنتے تھے اور آپ ﷺ ٹوپی پہنے بغیر بھی عمامہ باندھتے تھے۔''

علاّمہ ابن قیمؒ کی تائید بعض آثار سے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً صحیح بخاری شریف میں امام ابو اسحاقؒ کا ایک اثر ہے جو کہ امام ابو حنیفہؒ کے استاد ہیں اور انہوں نے اڑتیس (۳۸) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حدیث روایت کی ہے۔ بخاری شریف میں ان کے بارے میں مذکور ہے:

﴿وَضَعَ اَبُوْ اِسْحَاقُ قَلَنْسُوَتَه' فِي الصَّلٰوةِ وَ رَفَعَهَا﴾ (۵۰)

''ابو اسحاق نے اپنی ٹوپی کو حالتِ نماز میں نیچے رکھا اور اسے اُٹھایا (گویا کہ وہ نماز بھی صرف ٹوپی سے ادا فرماتے تھے)۔''

صرف ٹوپی کے استعمال کے جواز پر بعض اہل علم نے (جیسے مفتیِ ''محدّث'' دہلی مذکور وغیرہ ہیں) کچھ مرفوع احادیث سے بھی استدلال کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ ضعیف السند ہونے کی وجہ سے قابلِ حُجّت نہیں۔ مثلاً ترمذی و مسند احمد میں حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مرفوع حدیث ہے، جس میں ہے:

﴿اَلشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ، لَقِيَ الْعَدُ وَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ، فَذٰ فَذَالِكَ

مسلک اہل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الَّذِیْ یَرْ فَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ اَعْیُنَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ هٰکَذَا﴾

شہید چار ہیں۔ایک وہ مومن آدمی جو بڑے عمدہ ایمان والا ہے۔وہ میدانِ کارزار میں دشمن سے برسرِ پیکار ہوا اور اللہ (کی وحدانیت) کی تصدیق کی۔یہاں تک کہ جان دے دی۔یہی وہ شہید ہے جسے قیامت کے دن اتنا عظیم ورفیع مرتبہ ومقام ملے گا کہ لوگ اس کی طرف نگاہیں اٹھا کر دیکھیں گے؛

اور ترمذی میں یہ الفاظ بھی ہیں:

﴿وَرَفَعَ رَأْسَهُ حَتّٰی سَقَطَتْ قَلَنْسُوَتُه﴾

''اور (رفعت وبلندی بتانے کے لئے) انہوں نے اپنے سر کو اتنا اُٹھایا کہ سر سے ٹوپی گر گئی۔''

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کرنے والے حضرت فضالہ بن عبید سے بیان کرنے والے راوی ابو یزید خولانی بیان کرتے ہیں:

﴿فَمَا اَدْرِیْ اَقَلَنْسُوَةُ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةُ النَّبِیِّ ﷺ﴾ (۵۱)

''میں نہیں جانتا کہ حضرت فضالہ کی مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی کا گرنا تھا یا کہ نبی اکرم ﷺ کی۔''

آگے دوسرے تین آدمیوں کا تذکرہ بھی ہے، امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے (۵۲)۔ جب کہ شیخ ناصر الدین البانی نے امام سیوطی کی الجامع الصغیر کی جو صحیح وضعیف، دو قسموں میں تقسیم کی ہے۔ تو اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہوئے نہوں نے ضعیف الجامع (۲/۳/۲۵۹) میں ذکر کیا ہے۔ایسے ہی ایک دوسری حدیث الرویانی اور ابنِ عسا کر نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے، جس میں وہ بیان کرتے ہیں:

﴿کَانَ ﷺ یَلْبَسُ الْقَلَانِسَ تَحْتَ الْعَمَائِمِ وَ بِغَیْرِ الْعَمَائِمِ وَ بِغَیْرِ الْقَلَانِسِ وَکَانَ یَلْبَسُ الْقَلَانِسَ الْیَمَانِیَّةَ﴾ (۵۳)

''نبی اکرم ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور بغیر عمامہ کے صرف ٹوپی بھی۔اور ٹوپی کے بغیر بھی عمامہ باندھتے تھے۔اور آپ ﷺ یمنی ٹوپیاں بھی پہنا کرتے تھے۔''

www.ahlehadees.com مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو بھی امام سیوطی الجامع الصغیر میں لائے ہیں اور اُسے صحیح وضعیف میں الگ الگ کرنے والے محدّث مذکور نے اسے سخت ضعیف قرار دیتے ہوئے ضعیف الجامع میں درج کیا ہے۔

المختصر: یہ کہ علاّمہ ابن قیمؒ والی تحقیق کی رو سے صرف عمامہ وپگڑی باندھیں یا صرف ٹوپی پہنیں یا دونوں کو بیک وقت اوپر نیچے استعمال کریں، ہر طرح جائز ہے۔ ممانعت نہیں اور مذکورہ موضوع ختم کرتے ہوئے یہ بھی کہتے جائیں کہ، بخاری ومسلم کی ایک ذکر کردہ حدیث (الارواء ۱/۳۰۴) کی رو سے جمہور اہل علم کے نزدیک نماز میں کندھوں کے ننگے رکھنے کی ممانعت ونہی، نہی تنزیہی ہے۔ تحریمی نہیں یعنی یعنی کندھوں کا ڈھانپا ہوا ہونا بہتر ہے فرض وواجب نہیں۔ اور المغنی ابن قدامہ میں مذکور ہے کہ امام ابوحنیفہ، مالک اور شافعی رحمہم اللہ کا یہی مسلک ہے۔ لیکن امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک کندھوں کا ڈھانپنا بھی ضروری ہے۔ البتہ اگر کپڑا چھوٹا ہو شرمگاہ یعنی مقاماتِ ستر کی ستر پوشی کرے اور ننگے کندھوں سے نماز پڑھ لے (۵۴)

اب رہا معاملہ نماز میں مردوں کے سرڈھانپنے کا تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اول تو دستار وعمامہ یا ٹوپی وپگڑی عام حالات میں بھی استعمال کریں۔ کہ یہ شعار مسلم ہے اور جب عام حالات میں اسے ترک کر رکھا ہے تو کم ازکم نماز کے وقت تو اچھی سی ٹوپی پہن لیا کریں۔ کیونکہ یہ انسان کے لئے زینت ہے مگر ہمارے مما لک کی مساجد میں یا پھر ہمارے ہی لوگوں کی لائی ہوئی اور ان مساجد میں رکھی گئی ٹوپیاں ہرگز زینت نہیں ہوتیں۔ ان کی نسبت تو ننگے سر نماز پڑھ لینا ہی بہتا ہے۔ کیونکہ ننگے سر بھی نماز ہو جاتی ہے۔ سر کو ڈھانپنا محض زینت وآدابِ نماز کا ایک تقاضا ہے کوئی فرض وواجب یا سنّتِ مؤکدہ بھی نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی ننگے سر نماز پڑھ رہا ہو تو اس کے گلے پڑنا، اس کے سر پر ٹوپی رکھنا یا اسے خشمگین نگاہوں سے گھورنا ہرگز درست نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ بات کو سمجھنے کی توفیق سے نوازے (آمین) **وَاللهُ الْمُوَفِّقُ**

وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین

ترجمان سپریم کورٹ، الخبر

وداعیہ متعاون، مرکز دعوت والارشاد، الخبر، الدمام، الظہران (سعودی عرب)

www.ahlehadees.com مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مصادر و مراجع

نمبر شمار	اسم الکتاب	اسم المولف	طبع
۱	قرآن کریم		
۲	ارواء الغلیل	علامہ البانی	
۳	اعلام اهل العصر	علّامہ شمس الحق ڈیانوی	طبع بیروت
۴	اعلام الموقعین	علامہ ابن قیم	طبع بیروت
۵	بلوغ المرام مع سبل السلام	حافظ ابن حجر عسقلانی	طبع بیروت ومصر
۶	تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی	علامہ عبدالرحمٰن مبارکپوری	طبع مدنی
۷	تخریج احیاء علوم الدین	علّامہ عراقی	طبع بیروت
۸	التعلیق المغنی	علّامہ ڈیانوی	طبع بیروت
۹	التلخیص الجبیر	حافظ ابن حجر عسقلانی	جامعہ سلفیہ۔فیصل آباد
۱۰	جامع الاصول	امام ابن الأثیر	طبع بیروت والریاض
۱۱	الجوهر النقی حاشیہ سنن کبریٰ بیہقی	علّامہ الترکمانی	دارالفکر۔بیروت
۱۲	حاشیۃ السندی والسیوطی علی النسائی	امام سندھی وسیوطی	دارالفکر۔بیروت
۱۳	حجاب المرأۃ المسلمۃ	تحقیق علّامہ البانی	المکتب الإسلامی۔بیروت
۱۴	زاد المعاد	علّامہ ابن قیم	طبع الدوحہ۔القطر
۱۵	سبل السلام	علّامہ صنعانی	طبع بیروت
۱۶	سنن ابن ماجہ	امام ابن ماجہ	طبع بیروت
۱۷	سنن ابوداؤد مع العون	امام ابوداؤد	طبع مدنی
۱۸	سنن دارقطنی	امام دارقطنی	طبع بیروت

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار	اسم الکتاب	اسم مؤلف	طبع
۱۹	سنن دارمی	امام دارمی	طبع بیروت
۲۰	سنن ترمذی مع التحفہ	امام ترمذی	طبع مدنی
۲۱	سنن کبریٰ بیہقی	امام بیہقی	طبع بیروت،
۲۲	صحیح سنن نسائی	امام نسائی وعلامہ البانی	المکتب الاسلامی بیروت
۲۳	سلسلۃ الأحادیث الصحیحہ	علاّمہ البانی	المکتب الاِسلامی۔بیروت
۲۴	سلسلۃ الأحادیث الضعیفۃ	علاّمہ البانی	المکتب الاسلامی۔بیروت
۲۵	شرح السنہ	امام بغوی	المکتب الاسلامی۔بیروت
۲۶	صحیح بخاری مع الفتح	امام بخاری	دارالاِفتاء۔الریاض
۲۷	صحیح ابن حبان (الموارد)	امام ابن حبان وھیثمی	طبع الریاض
۲۸	صحیح ابن خزیمہ	امام ابن خزیمہ	طبع الریاض
۲۹	صحیح مسلم مع النووی	امام مسلم	طبع۔بیروت
۳۰	صفۃ صلوٰۃ النبی ﷺ	علاّمہ البانی	دارالمعرفۃ۔الریاض
۳۱	عون المعبود شرح ابوداؤد	علاّمہ شمس الحق ڈیانوی	طبع مدنی
۳۲	فتح الباری	علاّمہ ابن حجر عسقلانی	دارالاِفتاء۔الریاض
۳۳	الفتح الربانی شرح مسند احمد الشیبانی	علاّمہ احمد عبدالرحمٰن البنّاء	دارالشہاب۔قاہرہ
۳۴	فقۃ السنہ (اردو)	محمد عاصم	مکتبہ چراغِ راہ۔کراچی
۳۵	فقۃ السنہ (عربی)	سید سابق	طبع بیروت
۳۶	کتاب التوحید	ابن بندہ	طبع بیروت
۳۷	صحیح بخاری مع انگلش ترجمہ	ڈاکٹر محسن خان	دارالعربیۃ، بیروت
۳۸	مجمع الزوائد	علامہ ہیثمی	طبع۔بیروت

مسلک اھل حدیث کا داعی وترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اھلِ الحدیث کی تحریر وتقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نمبر شمارہ	اسم الکتاب	اسم مؤلف	طبع
۳۹	المحلّی	علامہ ابن حزم	طبع ۔مصر
۴۰	مختصر صحیح بخاری	علامہ البانی	المکتب الاسلامی ۔ بیروت
۴۱	مختصر صحیح مسلم	علامہ البانی	المکتب الاسلامی بیروت
۴۲	مختصر قیام اللیل	امام مروزی	الرسالۃ بیروت، وحدیث اکادمی ۔فیصل آباد
۴۳	المرعاۃ شرح مشکاۃ	علامہ عبیداللہ مبارکپوری	سانگلہ ہل ۔ پاکستان
۴۴	مسند احمد	امام احمد بن حنبل	المکتب الاِسلامی ۔ بیروت
۴۵	مشکوٰۃ بتحقیق البانی	اعلامہ خطیب تبریزی	المکتب الاِسلامی ۔ بیروت
۴۶	مصنف ابن ابی شیبہ	امام ابن ابی شیبہ	الدار السّلفیہ، بمبئی
۴۷	مصنف عبدالرزاق	امام عبدالرزاق	المجلس العلمی ، انڈیا
۴۸	المغنی	امام ابن قدامہ	طبع بیروت ومصر
۴۹	موطا امام مالک مع التنویر	امام مالک	طبع بیروت
۵۰	نصب الرایۃ	علامہ زیلعی	طبع بیروت
۵۱	نیل الأوطار	امام شوکانی	طبع بیروت

مجلّات وجرائد

۵۲-۱ مجلّہ جامعہ ابراہیمیہ ،فتویٰ مولانا جانباز، سیالکوٹ

۵۳-۲ ہفت روزہ الِاعتصام، حافظ احمد شاکر، لاہور

تراجم و تصانیف محمد منیر قمر

نام کتاب	شائع کردہ	تاریخ طباعت
1 آئینہ نبوت (سیرت النبی ﷺ ایک اچھوتے انداز میں)	بزم الہلال، جامعہ سلفیہ فیصل آباد	1396ھ 1976ء
2 رمضان المبارک۔	بزم الہلال، طبع اول	1396ھ 1976ء
(روحانی تربیت کا مہینہ)	مکتبہ کتاب وسنت، طبع دوم	1422ھ 2001ء
3 کشف الشبہات (توحید)	الحاج علی محمد سعید الباقرین، شارجہ	1400ھ 1981ء
4 مسنون ذکرِ الٰہی (مختصر)	الحاج عامر محمد سعید الباقرین، شارجہ	1401ھ 1981ء
5 مناسک الحج والعمرہ	الحاج عامر محمد سعید الباقرین، شارجہ	1981ء
6 درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت	شیخ محمد صالح کندی، شارجہ	1981ء
7 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو)	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	
8 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (انگلش)	مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ ابرڈین یونیورسٹی	1401ھ 1981ء
9 انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	1401ھ 1981ء
10 دعوت الیٰ اللہ اور داعی کے اوصاف	ادارۃ الاسلامیہ۔ فیصل آباد	1402ھ 1982ء
11 وجوبِ عمل بالسنہ اور کفر منکر	الادارۃ الاسلامیہ۔ فیصل آباد	1401ھ 1982ء
12 تین اہم اصولِ دین اور شروط الصلوٰۃ	الادارۃ الاسلامیہ۔ فیصل آباد	1403ھ 1983ء
13 تین اہم اصولِ دین	دارالافتاء۔ الریاض طبع اول	1985ء
۲۰۰۰ء تک (چھ ایڈیشن)	المکتب التعاونی بالبدیعہ وغیرہ	1413ھ
14 قبولیت عمل کی شرائط (طبع اوّل)	روبی جیولرز۔ دبئی	1411ھ 1991ء
(طبع دوم)	المہتاب انٹر پرائزز۔ قطر	1412ھ 1992ء
(طبع سوم)	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء

نام کتاب	شایع کردہ	تاریخ طباعت
15 مسنون ذکر الٰہی (مفصل) طبع اول	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1981ء
طبع دوم	" "	1994ء
طبع سوم	" "	2001ء
16 سیرت امام الانبیاء (طبع اول)	مکتبہ ابن تیمیہ۔قطر	1992ء
17 شراب اور دیگر منشیات (طبع اول)	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1993ء
18 سوئے حرم (حج وعمرہ) ..طبع اول	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1989ء
طبع دوم	" "	1995ء
19 فقہ الصلوٰۃ (جلد اول)..طبع اول	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1990ء
20 فقہ الصلوٰۃ (جلد دوم)	مکتبہ کتاب و سنّت ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1414ھ 1999ء
21 فقہ الصلوٰۃ (جلد سوم) زیر کتابت	نورِ اسلام اکیڈمی۔لاہور	
22 فقہ الصلوٰۃ (جلد چہارم)	زیر ترتیب	
23 رمضان المبارک واحکام روزہ	زیر کتابت	1421ھ 2000ء
24 احکام زکوٰۃ وصدقات	"	
25 جہاد اسلامی کی حقیقت	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
26 سود ورشوت	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
27 زنا کاری وفحاشی	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
28 چند اختلافی مسائل میں راہِ اعتدال	"	تیار برائے طباعت
29 مقالاتِ قمر	"	تیار برائے طباعت
30 گلدستہ نصیحت سے پچاس پھول۔	"	1421ھ 2000ء
31 پچاس سوال وفتاویٰ احکام حیض کے بارے	"	تیار برائے طباعت
32 محرمات (حرام امور)	"	تیار برائے طباعت

نام کتاب	شایع کردہ	تاریخ طباعت
33 ممنوعات (ناجائز امور)	،،	تیار برائے طباعت
34 لوطت واغلام بازی	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
35 انسداد زنا ولواطت کیلئے اسلام کی تدابیر	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
36 سورۃ فاتحہ فضیلت ومقتدی کے لئے حکم	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	تیار برائے طباعت
37 آمین۔ معنی ومفہوم، مقتدی کے لئے حکم	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
38 رفع الیدین، جانبین کے دلائل کا جائزہ	،،	تیار برائے طباعت
39 درود شریف۔ فضائل واحکام	نورِ اسلام اکیڈمی۔ لاہور	1422ھ 2001ء
40 ظہور امام مہدی، (طبع اول)	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1420ھ 2000ء
41 مسائل قربانی وعیدین		تیار برائے طباعت
42 الامام العلاّمہ ابن باز	زیر کتابت	
43 الامام المحدّث الالبانی	زیر کتابت	
44 نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع وِتر و تہجّد	علی فؤاد پبلشرز لاہور، توحید پبلیکیشنز بنگلور	1421ھ 2000ء
45 فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور ضرورتِ جہاد	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	2000ھ 1421ء
46 اسیرانِ جہاد اور مسئلہ غلامی	،، ،،	1422ھ 2001ء
47 جمعہ مبارک۔ فضائل ومسائل	مسودہ تیار برائے طباعت	
48 نماز باجماعت کا حکم	مسودہ تیار برائے طباعت	
49 مباحات ومکروہات ومفسداتِ نماز	مسودہ تیار برائے طباعت	
50 تفسیر سورۃ الحجرات	مسودہ تیار برائے طباعت	
51 تمباکو نوشی	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	
52 دخولِ جنّت کے تیس اسباب	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
53 انسانی جان کی قدر وقیمت اور فلسفۂ جہاد	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء

تاریخ طباعت	شایع کردہ	نام کتاب
	مسودہ تیار برائے طباعت	54 مسائل واحکام طہارت (مفصّل)
	مسودہ تیار برائے طباعت	55 قبروں پر مساجد یا مساجد میں قبریں اور مقاماتِ نماز
	مسودہ تیار، برائے طباعت	56 مسائل واحکام مساجد
	مسودہ تیار، برائے طباعت	57 نماز کیلئے مردوزن کا لباس
	مسودہ تیار، برائے طباعت	58 وجوبِ نقاب (چہرہ کا پردہ)
	مسودہ تیار، برائے طباعت	59 اوقاتِ نماز
	مسودہ تیار، برائے طباعت	60 مسائل واحکامِ آذان و اقامت
	مسودہ تیار، برائے طباعت	61 مصنوعی اعضاء کی صورت میں غسل ووضوء
	مسودہ تیار، برائے طباعت	62 ننگے سر نماز
	مسودہ تیار، برائے طباعت	63 نماز میں عدمِ پابندی اور تارکِ نماز کا حکم
	مسودہ تیار، برائے طباعت	64 غیر مسلموں سے تعلقات اور انکے جھوٹے کھانے پانی کا حکم۔
	مسودہ تیار، برائے طباعت	65 آدابِ دعا (مقامات، اوقات وغیرہ)
	مسودہ تیار، برائے طباعت	66 حج مسنون (شارجہ ٹیلیویژن سے نشر کردہ پروگرام)
	مسودہ تیار، برائے طباعت	67 مسائل واحکام لباس وپردہ
	مسودہ تیار، برائے طباعت	68 زیارتِ مدینہ منوّرہ (آداب واحکام)
	مسودہ تیار، برائے طباعت	69 مختصر مسائل واحکامِ طہارت ونماز
	مسودہ تیار، برائے طباعت	70 عیدِ میلاد النّبی ﷺ صحیح تاریخ ولادت مصطفیٰ، جشن میلاد وفات پر
	مسودہ تیار، برائے طباعت	71 رکوع میں آکر ملنے والے کی رکعت

تاریخ طباعت	شایع کردہ		نام کتاب
	,,	,,	72 خطباتِ مسجدِ نبوی ﷺ
	,,	,,	73 خطباتِ مسجد حرام